

# طہارت کے مسائل

مُحَمَّدُ قِبَالُ کیدانی

حدیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

3

تفہیم السنہ

کتاب الطہارۃ

# طہارت کے مسائل

مُحَمَّدِ اَبَانِ کَبِیْرَانِی

2- شیش محل روڈ - لاہور  
فون: 7232808

حدیث پبلیکیشنز



جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	طہار کے مسائل
مؤلف :	محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد اور سید کیلانی رحمہ اللہ
اجتہاد :	خالد محمود کیلانی
طابع :	ریاض احمد کیلانی
کمپوزنگ :	ہارون الرشید کیلانی
ناشر :	پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ
قیمت :	58 روپے

ملنے کا پتہ

مینجر حدیث پبلیکیشنز  
2- شیش محل روڈ ● لاہور ● پاکستان  
☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سنہ 1432ھ میں ”فہم السنہ“ کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتا، النجیب مارکیٹ، حیدرآباد، سندھ

## فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	الْأَسْمَاءُ الْآبْوَابِ	نمبر شمار
6	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
18	اصطلاحات حدیث	اصْطِلَاحَاتُ الْحَدِیْثِ	2
19	نیت کے مسائل	النَّیَّةُ	3
21	طہارت کی فضیلت	فَضْلُ الطَّهَّارَةِ	4
23	طہارت کی اہمیت	أَهْمِیَّةُ الطَّهَّارَةِ	5
25	پانی کے مسائل	الْمَاءُ	6
28	رفع حاجت کے مسائل	آدَابُ الْخَلَاءِ	7
36	نجاست دور کرنے کے مسائل	أَزَالَةُ النَّجَاسَةِ	8
42	جنابت کے مسائل	الْجَنَابَةُ	9
48	حیض اور نفاس کے مسائل	الْحِیْضُ وَالنَّفَاسُ	10
59	استحاضہ کے مسائل	الْإِسْتِحَاضَةُ	11
64	غسل کے مسائل	الْغُسْلُ	12
72	وضو کے مسائل	الْوُضُوْءُ	13
84	تیمم کے مسائل	التَّيْمُّمُ	14
87	متفرق مسائل	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ	15
91	ضعیف اور موضوع احادیث	الْأَحَادِیْثُ الضَّعِیْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ	16



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ !

کتاب الطہارۃ کے مسائل دو پہلوؤں سے بہت اہم ہیں۔

① اسلام کا تصور طہارت، بمقابلہ دیگر ادیان۔

② بعض مسائل طہارت اور فقہ انکار حدیث۔

ہم ان دونوں پہلوؤں پر بالترتیب تفصیلی گفتگو کریں گے۔

دین اسلام کا سب سے پہلا سبق طہارت ہی ہے۔ محدثین عظام اور آئمہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ حدیث اور فقہ کی کتب کا آغاز طہارت کے مسائل سے ہی کیا ہے۔ جب کوئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسے غسل کر کے طہارت حاصل کرنا پڑتی ہے اور اس کے بعد کلمہ شہادت کا اقرار کر کے مسلمان کہلاتا ہے۔

اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی رکن، نماز کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کی طہارت، لباس کی طہارت اور جگہ کی طہارت بنیادی شرائط مقرر فرمائی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہر نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم، پہلے سے وضو ہو تو دوبارہ کرنے کی ترغیب، ٹیک لگا کر نیند آ جائے تو وضو کرنے کا حکم، یہ سارے احکامات نہ صرف یہ کہ ہر مسلمان کو شعوری طور پر طہارت کے بارے میں حساس بنا کر پاک صاف اور ستھرا رہنے کی عادت ڈالتے ہیں بلکہ ہر مسلمان کے ذہن میں طہارت کا ایک ایسا تصور قائم کرتے ہیں کہ طہارت اور پاکیزگی کی حالت میں ہر مسلمان اپنے جسم اور روح کی کیفیت کو عام حالت سے ممتاز اور ارفع سمجھنے لگتا

ہے۔ اگر کہیں پانی میسر نہ ہو تو تیمم کا حکم دے کر نفسیاتی طور پر طہارت اور نظافت کے اسی احساس کو برقرار رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینے کے لئے ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر نماز سے پہلے وضو کر کے مختلف اعضاء کو اچھی طرح دھونے اور صاف کرنے کی غرض و غایت بیان فرمائی کہ ”اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پاک اور صاف رکھنا چاہتا ہے جس کے لئے تمہیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔“

﴿ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَليُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ (6:5)

”اللہ تعالیٰ (غسل، وضو اور تیمم کے احکام دے کر) تم پر زندگی تک نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک و صاف کر دے اور اپنی نعمت تم پر مکمل کر دے تاکہ تم شکر گزار بنو۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 6)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی قباء کے لوگ نماز کے لئے طہارت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ﴾ (108:9)

” (مسجد قباء) میں ایسے لوگ (نماز پڑھتے) ہیں جو طہارت کو بہت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طہارت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“ (سورہ توبہ، آیت نمبر 108)

رسول اللہ ﷺ پر جب دوسری وحی نازل ہوئی، تو آپ ﷺ کو نبوت کی بھاری ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے جو ہدایات دی گئیں ان میں سے ایک یہ تھی۔

﴿ وَتِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ ﴾ (5-4:74)

”اے نبی! اپنے کپڑے صاف رکھیے اور گندگی سے دور رہیے۔“ (سورۃ المدثر، آیت نمبر 5-4)

گو یا دین اسلام کی تمام تر عبادات کا انحصار طہارت اور پاکیزگی پر ہے۔ روح کا تزکیہ اور لباس و جسم کی طہارت لازم و ملزوم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف خود امت کے سامنے طہارت اور پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے دکھایا بلکہ امت کو بھی پاک و صاف رہنے کے لئے نہایت اعلیٰ معیار دیا۔ ایک

صحابی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوا تو مزاج مبارک نے تھکر محسوس کیا۔ اسے بال سنوارنے کا حکم دیا۔ جب دوبارہ حاضر ہوا، تو ارشاد فرمایا ”پراگندہ بال شیطانی فعل ہے۔“ ایک اور صحابی میلے کھیلے اور بوسیدہ کپڑوں کے ساتھ حاضر ہوا تو پوچھا ”تمہارے پاس مال نہیں ہے۔“ اس نے عرض کیا ”بہت کچھ ہے اونٹ، گھوڑے، بکریاں غلام سب کچھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو پھر تمہارے رہن سہن سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اظہار ہونا چاہئے۔ خود رسول اللہ ﷺ طہارت، صفائی اور نفاست کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ سفر میں بھی تیل، کنگھی، سرمہ، قینچی، مسواک اور آئینہ وغیرہ ساتھ رکھتے۔ منہ اور دانتوں کی صفائی کے لئے پیلو کی مسواک کا استعمال بڑی کثرت سے فرماتے۔ ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا معمول مبارک میں شامل تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے، حتیٰ کہ حیات طیبہ کا آخری عمل بھی مسواک کرنا تھا۔ ❶

یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے۔ اس تعلیم کا جو دین اسلام نے طہارت کے بارے میں مسلمانوں کو دی ہے۔ اب طہارت کے پہلو سے ایک نظر اقوامِ مغرب (یہود و نصاریٰ) کے ماضی پر ڈالئے۔ جن کی تہذیب کا شہرہ آج آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ جن کے معاشرے کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر ہمارے ہاں کے اکثر خواتین و حضرات ان کی طرف بڑی الٹی نظر ہوتی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ڈرپر (1882ء) کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے ”معرکہ مذہب

وسائنس“ کے نام سے کیا ہے۔ ان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

❶ قرونِ وسطیٰ میں یورپ کا بیشتر حصہ لوق ووق بیابان یا بے راہ جنگل تھا، بے جا دلہلیس اور غلیظ جو ہر

❶ پیلو کی مسواک پر سعودی عرب کے ایک ڈاکٹر عبداللہ مسعود السعید نے تحقیق کی ہے جس کے مطابق پیلو کی تازہ مسواک میں انہس قسم کے مختلف کیسائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جن میں سے بعض ایسے قدرتی دافعِ عفونت۔ انٹی۔ سپٹک ہیں جن کا اثر فلسطین سے لیا جاتا ہے۔ مسواک کرتے وقت یہ اجزاء منہ کے اندر ایک ایسا قدرتی دافعِ عفونت اور جراثیم کش محلول تیار کرتے ہیں جن میں موجود سگریں، سوڈیم کاربونیٹ اور نیٹک ایسڈ دانتوں میں پیدا ہونے والے نقصان دہ جراثیم (بیکٹیریا) کو ہلاک کر کے مسوزھوں سے خون یا پیپ وغیرہ کا بہنا بند کرتے ہیں اور مسوزھوں کے ریشوں کو سکیر کر مضبوط بناتے ہیں، گویا پیلو کی مسواک قدرتی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ کا ایک وقت کام دے کر دانتوں اور مسوزھوں کی صحت اور توانائی کا باعث بنتی ہے۔ (اردو ڈائجسٹ، جون 1987ء)



تھے۔ صفائی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ نہ گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں اور بدروؤں کا رواج تھا۔ عوام ایک ہی لباس سالہا سال پہنتے، جسے دھوتے نہیں تھے۔ نتیجتاً وہ بوسیدہ، میلا اور بدبودار ہو جاتا، نہانا اتنا بڑا گناہ تھا کہ جب پاپائے روم نے سسلی اور جرمنی کے بادشاہ فریڈرک ثانی (1250ء) پر کفر کا فتویٰ لگایا، تو سرفہرست یہ الزام درج تھا کہ وہ ہر روز مسلمانوں کی طرح غسل کرتا ہے۔<sup>①</sup>

② پاپائے روم کے ہاں ہر وہ عیسائی کافر تھا، جو مسلمانوں کی تہذیب یا ان کی کسی اور بات کو اچھا سمجھتا ہو یا ہر روز نہاتا ہو ایسے کافروں کو سزا دینے کے لئے پاپائے روم نے 1476ء میں ایک مذہبی عدالت قائم کی جس نے پہلے سال دو ہزار افراد کو زندہ جلایا اور ستر ہزار کو جرمانہ و قید کی سزا دی۔<sup>②</sup>

③ غلیظ اور میلے جسم کی وجہ سے جوؤں کی یہ کثرت تھی کہ جب برطانیہ کالٹ پادری باہر نکلتا، تو اس کی قبائر سینکڑوں جوئیں چلتی پھرتی نظر آتیں۔<sup>③</sup>

④ جب چین میں اسلامی سلطنت کو زوال آیا، تو فلپ روم (1597ء) نے تمام حمام حکما بند کر دیئے کیوں کہ ان سے اسلام کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ اسی بادشاہ نے ایشیلیہ کے گورنر کو محض اس لئے معزول کر دیا کہ وہ روزانہ ہاتھ منہ دھوتا ہے۔<sup>④</sup>

اگر حال کی تصویر کھینچی ہو تو ان حضرات سے دریافت کیجئے جو کچھ عرصہ یورپ یا امریکہ میں رہ چکے ہوں یا تاحال رہ رہے ہوں کہ ان اقوام کا رفع حاجت یا میاں بیوی کے باہمی تعلقات کے بارے میں تصور طہارت کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ طہارت کے سارے معاملات میں ناپاکی، غلاظت، بے حیائی اور ناشائستگی کا یہ عالم ہے کہ زبان بیان نہیں کر سکتی نہ قلم لکھ سکتا ہے جسے سنتے ہی انسان کو پورے کے پورے معاشرے اور سوسائٹی سے گھن آنے لگتی ہے۔ آج پورے یورپ اور امریکہ کو خوف و دہشت کے جس دیوانے اپنے آہنی پنجے میں جکڑا ہوا ہے، وہ ہے (Aids) کی بیماری، جو درحقیقت نتیجہ ہے جانوروں کی طرح غلیظ، ناپاک اور گندی زندگی بسر کرنے کا۔ اپنے آقا و اور انجام سے بے خبر لذات نفس کی پیروی کرنے والے

① یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 76

② یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 90

③ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77

④ یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام برق، صفحہ 77

لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کا یہ تبصرہ کیا ہی خوب ہے۔

﴿إِنَّهُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا﴾ (44:25)

”ان لوگوں کی زندگی جانوروں کی طرح، بلکہ ان سے بھی بدتر ہے۔“ (سورہ فرقان، آیت

نمبر 44)

حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جو بات مغربی جمہوریت کے بارے میں کہی تھی لفظی تصرف کے ساتھ وہی بات مغربی تصور طہارت پر بھی حرف بحرف صادق آتی ہے۔

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا تہذیبی نظام

چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

چلتے چلتے ایک نظر اپنے ہمسایہ ملک پر بھی ڈالئے۔ جہاں کی اکثریت ہندو مذہب کی پیروکار ہے۔ چند سال قبل ہندوستان کے سابق وزیر اعظم مارجی ڈیسائی (1975ء) کا یہ بیان ملک کے بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ میں روزانہ صبح اپنا پیشاب پیتا ہوں۔ ہندو تہذیب میں گائے کا گوبر اور پیشاب دونوں ہی تہک کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک ہندی مسلمان دوست نے بتایا کہ وہ ایک ایسے ہندو حلوائی کو جانتا ہے جو روزانہ دکان کھولنے کے بعد حصول برکت کے لئے مٹھیوں پر گائے کا پیشاب چھڑکتا ہے۔ شاید آپ کو اس بات پر تعجب ہو کہ ہندو تہذیب کی تمام کتابوں میں کہیں بھی طہارت یا پاکیزگی کے مسائل تک کا ذکر نہیں کیا گیا۔ گویا ہر آدمی اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق چاہے تو انسانوں جیسی زندگی بسر کرے چاہے تو حیوانوں کی سی، اسی طرح سکھ مذہب میں پاکیزگی اور طہارت کے تصور کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو بھی سکھ اپنے سر، بغل یا زیر ناف بال صاف کر دے یا ختنہ کر دے وہ سکھ مذہب سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طہارت اور پاکیزگی کی جو تعلیم اسلام نے دی ہے وہ ایک عظیم نعمت ہے، کاش کوئی مرد جلیل اپنے مستقبل سے مایوس، مغرب کی بے خدامادی تہذیب کو اسلام کے ان اعلیٰ و ارفع و ابدی احکامات سے روشناس کرانے کا حق ادا کر سکے۔

اب طہارت کے حوالے سے دوسرے موضوع فتنہ انکار حدیث کو لیجئے۔ ہمارے ہاں بعض دانش وروں اور مفکرین نے یوں تو انکار حدیث کے لئے بہت سی راہیں نکالنے کی سعی لا حاصل فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت زیر بحث موضوع چونکہ صرف مسائل طہارت ہی ہیں۔ لہذا ہم اس کی حوالے سے چند گزارشات کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ رفع حاجت، غسل جنابت اور حیض جیسے مسائل سے عربیانی کا سہارا لیتے ہوئے انکار حدیث کا دروازہ کھولنے کی سعی محض ایک منہی سوچ کا نتیجہ ہے جو کہ خود رسول اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بھی موجود تھی۔ سیدنا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اہل کتاب نے بڑے طنز یہ انداز میں سوال کیا۔ ”سنا ہے کہ آپ کا پیغمبر (ﷺ) آپ کو رفع حاجت کے طریقے بھی سکھاتا ہے؟ حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کسی قسم کی نفرت محسوس کرنے یا معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی بجائے بڑے اعتماد اور فخر سے جواب دیا کہ ہاں ہمارا پیغمبر ہمیں ہر طرح کی تعلیم دیتا ہے۔ حتیٰ کہ رفع حاجت کے طریقے اور آداب بھی سکھاتا ہے۔“ تو اس پر یہود و نصاریٰ اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ غور فرمائیے اگر رسول رحمت ﷺ امت کو مسائل طہارت کی تعلیم نہ دیتے تو آج ہم بھی دوسری قوموں کی طرح جانوروں کی سی زندگی بسر کرنے میں فخر محسوس کر رہے ہوتے۔ مثبت انداز فکر یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا امت پر یہ احسان عظیم تسلیم کیا جائے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو زندگی کے کسی بھی معاملے میں اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں ٹھیک ٹھیک رہنمائی فرما کر نبوت اور رسالت کا پورا پورا حق ادا فرمایا۔ یہ آپ ﷺ کا ایثار تھا کہ ازدواجی زندگی کے وہ معاملات اور باتیں، جو عام سے عام آدمی بھی کسی دوسرے کے سامنے کرنا پسند نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے محض امت کی تعلیم اور رہنمائی کے لئے لوگوں کو بتانا گوارا کر لیا۔ یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن نے یہ مسائل از خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کے سامنے کسی خطبہ یا تقریر میں بیان نہیں فرمائے بلکہ حسب ضرورت جب کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوتا تو اسے مناسب جواب دیا جاتا۔ ایسے مسائل دریافت کرنے پر آپ ﷺ یا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے دو طرح کا رد عمل ہو سکتا تھا۔ یا تو امت کی رہنمائی کر کے انہیں ایک صاف ستھری پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھایا جاتا یا پھر سوالات دریافت کرنے والوں کو ڈانٹ

دیا جاتا کہ تم کس قدر بے شرم اور بے حیا ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آ کر اس قسم کی باتیں دریافت کرتے ہو۔ غور فرمائیے کہ وہ ہستی، جسے دنیا میں بھیجا ہی اس غرض کے لئے گیا تھا کہ وہ لوگوں کو سنوارے، انہیں پاک اور صاف کرے، اس ہستی سے ان دونوں میں سے کون سے رد عمل کی توقع کی جانی چاہئے تھی؟

اس معاملے کا ایک اور پہلو سے بھی جائزہ لینا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ جہاں انتہا درجے کے حیا دار اور شائستہ مزاج کے مالک تھے وہاں اپنی امت کے ایک ایک فرد کے حق میں بڑے مہربان اور مشفق تھے۔ امت کے ایک ایک فرد کی بھلائی اور عافیت ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی۔ لہذا چند مواقع پر حسب ضرورت آپ نے بعض امور پر کھلی گفتگو فرمائی۔ مسائل طہارت کے علاوہ اس کی ایک مثال حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کے مقدمے کی ہے جس میں خود حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر چار مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔ معاملہ چونکہ ایک انسان کی زندگی کا تھا اس لئے اگر آپ ﷺ محض سرسری سماعت پر ہی مجرم کو سنگسار کرنے کا فیصلہ فرمادیتے اور بعد میں جرم ثابت نہ ہوتا یا جرم کی نوعیت کم درجے کی ثابت ہوتی، تو یقیناً رسول اکرم ﷺ کو بہت رنج پہنچتا۔ لہذا آپ ﷺ کی زبان مبارک سے چند ایسے کھلے الفاظ ضرور نکلے جو عمر بھر آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کبھی نہیں سنے گئے تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے اس بات کا پورا پورا اطمینان فرمایا کہ جرم واقعی سرزد ہوا ہے۔ فیصلہ سے قبل حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ کی گفتگو ملاحظہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ: شاید تم نے عورت سے بوس و کنار کیا ہو، چھیڑ چھاڑ کی ہو یا بری نظر سے دیکھا ہو؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ: کیا تو نے اس سے ہم بستری کی ہے؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ: جس طرح سلائی، سرمہ دانی اور رسی کونٹیں میں چلی جاتی ہے؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

رسول اللہ ﷺ: زنا کا مطلب جانتے ہو؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ: کہیں شراب تو نہیں پی رکھی؟

ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ: نہیں۔ (ایک آدمی نے بوسنگھ کر اس کی تصدیق کی)

اس گفتگو کے بعد رسول اکرم ﷺ نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رحم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث مبارکہ کی تمام معروف کتابوں میں موجود ہے۔ اب اس واقعہ کے دو تین بظاہر کھلے الفاظ کو بنیاد بنا کر سارے کے سارے ذخیرہ احادیث کو مشکوک بنا دینا محض منفی سوچ اور علم حدیث سے لاعلمی اور جہالت کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ امت کی تعلیم اور رہنمائی کی خاطر اپنی زندگی کے تمام چھوٹے بڑے ظاہر اور پوشیدہ گوشے کھول کر امت کے سامنے رکھ دینے کے ایثار اور احسان کا اعتراف کرنے کی بجائے انکار حدیث کی راہ اختیار کرنے والے حضرات، اسلام کو ایک مکمل دین کی صورت میں امت تک پہنچانے کے فریضہ رسالت میں تنقیص پیدا کر کے رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر، ظلم عظیم کے مرتکب ہوتے ہیں۔<sup>①</sup>

آخر میں ہم مسائل طہارت کے حوالے سے والدین کی توجہ اس بات کی طرف دلا تا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عموماً نابالغ بچوں کو بلوغت کی حد میں داخل ہونے سے قبل ان مسائل سے آگاہ کرنے کے بارے میں دو مختلف انتہا میں پائی جاتی ہیں۔

اولاً: وہ طبقہ جو بلوغت سے قبل نہ صرف یہ کہ اپنے بچوں کو خود ان مسائل سے آگاہ کرنے میں شرم اور جھجک محسوس کرتا ہے بلکہ اپنے سامنے بچوں کی زبان سے ان مسائل کے بارے میں کوئی بات سننا پسند نہیں کرتا۔

ثانیاً: وہ طبقہ جو ان مسائل میں اس قدر آزاد سوچ رکھتا ہے کہ یورپ کی طرح ان بچوں کو بلوغت سے قبل سکولوں میں ”جنسی تعلیم“ دینے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

یہ دونوں راستے افراط و تفریط کے راستے ہیں، جو بچوں میں اخلاقی بگاڑ اور خرابیاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اعتماد کا راستہ یہی ہے کہ والدین بلوغت کے قریب پہنچتے ہوئے بچوں کے مسائل کا

① مسائل طہارت کے حوالے سے فقہانہ احادیث کے موضوع پر تفصیلی مطالعہ کے لئے معروف محقق اور دانشور جناب عبدالرحمن کیلانی رضی اللہ عنہ "آئینہ پرویزیت" حصہ سوم ملاحظہ فرمائیں۔

از خود احساس کریں اور دینی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی رہنمائی کا فرض بگڑے ہوئے معاشرے اور ماحول پر چھوڑنے کی بجائے خود ادا کریں۔ نہ تو یہ مسائل بتانے میں شرم اور جھجک محسوس کرنی چاہئے کہ اللہ کے رسول سب سے زیادہ حیا دار تھے، لیکن اس معاملے میں آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا، نہ ہی یہ مسائل دریافت کرنے میں شرم یا جھجک محسوس کرنی چاہئے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا صحابیات رضی اللہ عنہن کو ایسے مسائل دریافت کرنے پر کبھی روکا یا ٹوکا نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ کی خواتین کی اس بات پر تعریف فرمایا کرتی تھیں کہ انصار کی عورتیں کتنی اچھی ہیں، کہ مسائل دریافت کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں۔ (بحوالہ مسلم)

قارئین کرام! احادیث صحیحہ کی روشنی میں مسائل کی اشاعت سے ہمارے پیش نظر درج ذیل مقاصد ہیں:  
 اولاً: لوگوں میں حدیث رسول ﷺ کے پڑھنے، پڑھانے، سیکھنے، سیکھانے، سننے اور سنانے کا رواج اسی طرح عام ہو جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی طرح حدیث پاک کو بھی یاد کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی طرح حدیث پاک کی تعلیم کے لئے بھی حلقہ ہائے درس و تدریس قائم کئے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کرتے کہ حدیث کا باہم مذاکرہ کیا کرو اور ایک دوسرے سے (علم حدیث سیکھنے کے لئے) ملاقاتیں کرتے رہا کرو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو علم حدیث ضائع ہو جائے گا۔

ثانیاً: دینی مسائل کو حدیث رسول ﷺ کے حوالے سے قبول کرنے کی سوچ اور فکر پیدا ہو، لوگ حدیث رسول ﷺ سے اس قدر مانوس ہوں کہ دینی مسائل پر بات چیت کے دوران یہ فرق کرنا ضروری سمجھیں کہ یہ حدیث رسول ﷺ ہے یا کسی عالم، فقیہ یا محدث کی رائے ہے۔ امام ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد عطاء رضی اللہ عنہ جب کوئی مسئلہ بیان فرماتے، تو میں پوچھتا، یہ حدیث رسول ﷺ ہے یا کسی آدمی کے رائے؟ اگر حدیث ہوتی تو فرماتے یہ علم یعنی حدیث ہے اور اگر علماء کرام رضی اللہ عنہم کے استنباطی نتائج سے اس کا تعلق ہوتا تو فرماتے یہ رائے ہے۔

ثالثاً: حدیث رسول ﷺ کی آئینی حیثیت اور شرعی مقام لوگوں کے ذہنوں میں اس قدر واضح ہو جائے

کہ اپنے تمام اعمال کی بنیاد حدیث رسول ﷺ کو ہی بنائیں۔ حدیث رسول ﷺ کا علم ہوتے ہی تمام سنے سنائے اور، رواجی مسائل بلا جھجک اور بلا کراہت ترک کر دیں اور سنت رسول ﷺ پر پورے اطمینان اور شرح صدر کے ساتھ عمل کرنا شروع کر دیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین کا یہی طرز عمل تھا۔

مذکورہ بالا مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کسی فرو، کسی فرقہ، کسی مسلک یا کسی گروہ کی طرف دعوت نہیں بلکہ صرف اور صرف قرآن و حدیث کی تعلیم عام کرنے اور خالص کتاب و سنت پر عمل کرنے کی دعوت ہے۔ لہذا ہم قارئین سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہماری جدوجہد میں وہ بھی اپنا فرض بھر پور طریقے سے ادا کریں۔ حدیث رسول ﷺ بَلِّغُو عَنِّي وَلَوْ آيَةً کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے عمل کے مطابق دوسروں تک بات پہنچانے کا پابند ہے جس کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں یقیناً بے حد و حساب ہے۔

حسب سابق کتاب الطہارۃ میں بھی صحیح اور حسن درجے کی احادیث کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ تاہم اہل علم حضرات سے توقع ہے کہ وہ کہیں بھی کوئی غلطی پائیں گے تو ضرور مطلع فرمائیں گے۔ صحیح حدیث کے معاملہ میں ہمارے ویدہ و دل ان شاء اللہ ہمیشہ فرش راہ رہیں گے۔ ہمیں نہ تو کسی مسلک سے ایسی محبت ہے نہ ایسا بغض کہ ضعیف حدیث کے مقابلے میں صحیح حدیث مل جانے کے باوجود محض کسی مسلک کے حمایت یا مخالفت کی خاطر اپنے موقف پر جمے رہیں۔ ہماری تمام ترجمت کا مرکز اور محور صرف اور صرف صحیح حدیث ہے۔ لہذا کتاب میں درج شدہ کوئی ضعیف حدیث ثابت ہو جائے یا اس کے مقابلے میں زیادہ قوی حدیث مل جائے تو ہم اپنے موقف میں رجوع کرنے میں ان شاء اللہ لمحہ بھر کا تامل نہیں کریں گے۔

والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی صاحب نے کتاب کی نظر ثانی کے ساتھ ساتھ احادیث کی تخریج کا محنت طلب فریضہ بھی سرانجام دیا۔ فَجَسَدًا لَهُمُ اللَّهُ خَيْرٌ ❶ دیگر تمام حضرات جنہوں نے کتاب کی تکمیل میں کسی نہ کسی طرح حصہ لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر دنیا و آخرت میں ❶ والد محترم حافظ محمد ادریس کیلانی رضی اللہ عنہ 13 اکتوبر 1992ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے مغفرت اور بلند درجات کی دعا کریں۔

اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین!

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ ﴾

”اے ہمارے پروردگار! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ تو یقیناً ہر بات سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر نظر کرم فرما، تو یقیناً تو یہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ

المملكة العربية السعودية

25 محرم 1408ھ بمطابق 13 ستمبر 1987ء

\*\*\*

**مختصر اصطلاحات حدیث**

رسول اللہ ﷺ کا لہجہ "قولی حدیث" آپ ﷺ کا لہجہ "کاملی حدیث" ہے۔  
آپ ﷺ کی اہانت "تقریری حدیث" کہلاتی ہے۔

**حدیث**



جس حدیث کے راویوں کی روایت اور صحابی شہید ہو "مقبول کہلاتی ہے۔"  
جس حدیث کے راویوں کی روایت اور صحابی شہید ہو "مقبول کہلاتی ہے۔"



<b>درجہ ۱</b>	<b>درجہ ۲</b>	<b>درجہ ۳</b>	<b>درجہ ۴</b>	<b>درجہ ۵</b>	<b>درجہ ۶</b>	<b>درجہ ۷</b>
جس حدیث کے راوی بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (مشق علیہ)	جس حدیث کے راوی بخاری نے روایت کیا ہو	جس حدیث کے راوی مسلم نے روایت کیا ہو	جس حدیث کے راوی بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی نے دو کثرت نے روایت کیا ہو۔	جس حدیث کے راوی بخاری کی شرائط کے مطابق کسی نے دو کثرت نے روایت کیا ہو۔	جس حدیث کے راوی بخاری نے روایت کیا ہو	جس حدیث کے راوی بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو۔

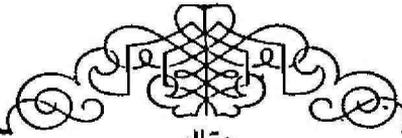
**ضعیف**

<b>منکر</b>	<b>شاذ</b>	<b>متروک</b>	<b>موضوع</b>	<b>معضل</b>	<b>مرسل</b>	<b>منقطع</b>	<b>معلق</b>
جس حدیث کا راوی واحد یا قاصر یا قاصر یا قاصر ہو	ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضعیف کی مخالفت کرے۔	جس حدیث کے راوی بے سند، جھوٹ کی نسبت، لیکن حدیث کے مطالبہ میں جھوٹ ثابت نہ ہو۔	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے مطالبہ میں جھوٹ پورا ثابت ہو۔	جس حدیث کے راوی دو یا دو سے زیادہ راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا راوی آخر سند سے منقطع ہو یعنی جمع کے بعد صحابی کلام نہ ہو۔	جس حدیث کا کاتب یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے منقطع ہوں	جس حدیث کا راوی ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں۔

**اصطلاحات کتب**

- صحاح ستہ: حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو کتب صحیح کی بنیاد پر صحاح ستہ کہلاتی ہے۔
- جمع: جس حدیث میں اسلام کے حقیقی تمام صحابہ حضور اکرم ﷺ کی روایت سے جمع ہوئی حدیث کہلاتی ہے۔
- مسند: جس کتب میں صرف احادیث کے حقائق احادیث جمع کی گئی ہوں "مسند کہلاتی ہے" خلافت میں خلافت اور۔
- مسند: جس کتب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا گردی گئی ہوں "مسند کہلاتی ہے" خلافت میں۔
- مسند: جس کتب میں ایک کاتب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مسند کہلاتی ہے" خلافت میں خلافت میں خلافت میں۔
- مسند: جس کتب میں ایک حدیث کی تمام کتب کے راویوں کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس حدیث نے اپنی کتب میں جمع نہ کی ہوں "مسند کہلاتی ہے" خلافت میں۔
- اربعین: جس کتب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین کہلاتی ہے" خلافت میں۔

جس حدیث کے راوی ہرنانے میں دو سے زیادہ ہوں "مشورہ" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "مرفوع" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک راہ "قریب" کہلاتی ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

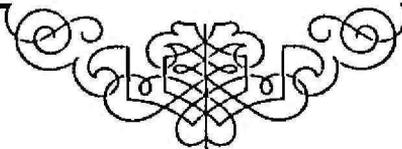
وَاللّٰهُ

۹-۱۰۸

حَبِيبِ الطَّيْبِ

اللّٰهُ طَارَاتِ اَخْتِيارِ كَرْنِ وَاوَلِ

سے مَجْبُوتِ كَرْتَا هے (سُورَةُ تَوْبَةِ، آيَةُ خَمْسَةَ عَشَرَ (۱۰۸))



## النِّيَّةُ

### نیت کے مسائل

**مسئلہ 1** اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ خَطَّابٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ <sup>①</sup>

حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، لہذا جس شخص نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ملے گی اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی۔ پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ، فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ مَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يَقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتُ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتُ فِيهَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ

سَبِيلِ تَحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهَهُ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن ایک شہید لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہیدانِ نعمتوں کا اقرار کرے گا اللہ اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا، وہ کہے گا ”میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے بہادر کھلوانے کے لئے جنگ کی سو دنیا نے تجھے بہادر کہا، پھر (فرشتوں) کو حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تمہیں عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اور آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتیں گنوائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا کہ میری نعمتیں پا کر تم نے کیا کام کئے؟ وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھ کو پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو مال صرف اس لئے خرچ کیا تاکہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*

## فَضْلُ الطَّهَارَةِ

### طہارت کی فضیلت

**مسئلہ 2** صفائی نصف ایمان ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حَجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُؤَبِّقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت مالک اشعری رضي الله عنه کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو بھر دیتا ہے، نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے، صبر روشنی ہے، اور قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گردی ہوتی ہے جسے یا تو وہ (نیکی کر کے) آزاد کر لیتا ہے یا (گناہ کر کے) ہلاک کرتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 3** وضو (طہارت) کرنے سے ہاتھ اور پاؤں کے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّنَابِغِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضَّمَصْ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْشَرَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ

الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشِيئُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتِهِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةٌ لَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'جب مومن آدمی وضو کر کے کلی کرتا ہے۔ تو اس کے منہ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جب ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں، جب چہرہ دھو تا ہے تو چہرہ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر جب ہاتھ دھو تا ہے تو ہاتھ کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر جب آدمی سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ کانوں کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر جب پاؤں دھو تا ہے تو پاؤں کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، (وضو کرنے کے بعد) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو یہ سارے اعمال اس کی نیکی میں اضافہ (یعنی بلند درجہ) کا باعث بنتے ہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*

## أَهَمِّيَّةُ الطَّهَارَةِ

### طہارت کی اہمیت

**مسئلہ 4** طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور مال غنیمت سے چوری کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں کرتا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحيح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ عن ابی اکریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”طہارت نماز کی کنجی ہے۔ نماز کی ابتداء تکبیر اور اختتام سلام پھیرنا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 5** پیشاب کرنے کے بعد طہارت سے غفلت برتنے سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ فَاسْتَنْزَهُ هُوَ مِنَ الْبَوْلِ)) رَوَاهُ الْبُرَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالذَّارِقُطْنِيُّ ❸ (صحيح)

❶ كتاب الطهارة ، باب وجوب الطهارة للصلاة

❷ صحيح ابن ماجة للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 222

❸ صحيح الترمذ والترهيب ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 152

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کے معاطے میں ہوتا ہے۔ لہذا اس سے احتیاط کرو۔“ اسے بزار، طبرانی، حاکم اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*

## الْمَاءُ

### پانی کے مسائل

**مسئلہ 6** پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا نَرَكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ <sup>①</sup> (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ”اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں، تو تھوڑا سا پانی ساتھ لے جاتے ہیں اگر اس سے وضو کر لیں تو پیا سے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اس میں مراہو جانور (مچھلی) حلال ہے۔“ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 7** پاک چیز پانی کا رنگ یا ذائقہ (یا دونوں) بدل دے تب بھی پانی پاک

ہی رہتا ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اغْتَسَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هُوَ وَمِيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَضَعَةٍ فِيهَا آثَرُ الْعَجِينِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ <sup>②</sup> (صحیح)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ٹب کے پانی سے غسل کیا۔ پانی میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

① صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 76

② صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 3480

**مسئلہ 8** بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہوتا۔

**مسئلہ 9** میاں، بیوی دونوں بیک وقت ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَبْتَوِضُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهَرَّةُ قَبْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کرتے حالانکہ اس پانی سے بلی بھی پی چکی ہوتی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ② أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فِي الْهَرَّةِ إِنَّمَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ بِنَجَسِ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ③ (صحيح)  
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کے بارے میں فرمایا ”یہ ناپاک نہیں بلکہ تمہارے پاس (گھروں میں) آتی جاتی رہتی ہے۔“ اسے ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 10** استعمال شدہ پانی میں نجاست نہ پڑی ہو تو پانی پاک ہی رہتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأُ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وُضُوئِهِ فَعَقَلْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ④  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بیماری کی وجہ سے بے ہوش تھا۔ رسول اللہ ﷺ میری بیماری پر پسی کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے ہوش آ گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 11** پانی میں نجاست شامل ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

① صحيح سنن ابن ماجه ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 295

② صحيح سنن ابي داود ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 68

③ كتاب الوضوء صلب النبي ﷺ وضوئه على المعصوم عليه

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاِكِدِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

## آدَابُ الْخَلَاءِ

### رفع حاجت کے مسائل

**مسئلہ 12** بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی مسنون دعایہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. یا اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ ((غُفْرَانَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ② (صحيح)  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو غُفْرَانَكَ (یا اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں) فرماتے۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 13** بیت الخلاء میں اللہ تعالیٰ کے نام والی کوئی چیز ساتھ نہیں لے جانی چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ③

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ

① صحيح مسلم كتاب الحيض ، باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء

② صحيح سنن ابى داود ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 23

③ صحيح سنن ابن ماجه باب ذكر الله عز وجل على الخلاء والخاتم فى الخلاء

فرماتے تو اپنی انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ ﷺ تحریر تھا) اتار دیا کرتے تھے۔“ اسے ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 14** کھلے میدان میں رفع حاجت کے وقت منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہیں کرنی چاہئے البتہ طہارت خانے کے اندر یا دیوار کی اوٹ میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی رفع حاجت کے لئے بیٹھے تو منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رُقِيتُ عَلَى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا لِحَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”میں اپنی بہن (ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو (چھت پر) رفع حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کا منہ شام کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔  
وضاحت : حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔

**مسئلہ 15** رفع حاجت کے وقت شرمگاہ کو دایاں ہاتھ لگانا منع ہے۔

**مسئلہ 16** دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا يَمْسِكُنَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَمَسُّحُ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پیشاب کرتے وقت کوئی آدمی

① کتاب الطہارة باب استقبال القبلة بغائط

② کتاب الطہارة باب الاستطابة

③ کتاب الطہارة باب النهی عن الاستحشاء باليمين

پیشاب کی جگہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ ہی (کوئی چیز پیٹے وقت) برتن میں پھونک مارے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 17** طہارت دائیں ہاتھ سے شروع کرنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيْمُنَ فِي طَهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ وضو کرنے، کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے آغاز پسند فرمایا کرتے تھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 18** راستے اور سائے کہ جگہ میں رفع حاجت کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( اتَّقُوا اللَّاعِنِينَ )) قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( الَّذِينَ يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لوگو! لعنت کے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! لعنت کے وہ دو کام کون کون سے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”لوگوں کی گزرگاہ اور سایہ دار جگہ پر رفع حاجت کرنا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 19** استنجا کرنے کے لئے مٹی کے کم از کم تین ڈھیلے یا پانی استعمال کرنا

چاہئے۔

**مسئلہ 20** گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الْحَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَعَلَامٌ نَحْوِي إِذَا وَءَا مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةٌ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں اور میری عمر کا ایک دوسرا لڑکا پانی کا لوٹا اور برتھی اٹھا کر آپ کے ساتھ جاتے۔ رسول اللہ

① کتاب الطہارة باب التيمن في الطهور وغيره

② کتاب الطہارة باب النهي عن التخلي في الطرق

③ صحيح مسلم كتاب الطہارة باب الاستنجاء بالماء من التبرز

ﷺ (رفع حاجت کے بعد) پانی سے طہارت کرتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ ۞ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلِمْتُمْ نَبِيَّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ: فَقَالَ أَجَلٌ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِعَانِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَجِبَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَجِبَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَجِبَ بِرَجْمٍ أَوْ بِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے (ازراہ تمسخر) کہا گیا ”تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ حتیٰ کہ پیشاب اور پاخانہ کی بھی؟“ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رفع حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ استنجا کرتے وقت دایاں ہاتھ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تین پتھروں سے کم میں استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 21** نماز سے قبل بیت الخلاء سے فارغ ہونا ضروری ہے۔ رفع حاجت کے وقت نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے اطمینان سے رفع حاجت سے فارغ ہونا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ ۞ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِهِ ۞ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص بیت الخلاء میں آنے کا ارادہ کرے اور ادھر نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے اسے بیت الخلاء سے فارغ ہونا چاہئے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 22** رفع حاجت کے لئے پردے کا اہتمام ضروری ہے۔

عَنْ أَنَسٍ ۞ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ۞ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُو مِنَ الْأَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ③

(صحیح)

① کتاب الطہارۃ باب الاستطابۃ

② صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 499

③ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 13

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے، تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے۔“ (تا کہ بے پردگی نہ ہو) اسے ترمذی، ابوداؤد، اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبِرَّازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ① (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے (تو بستی سے) اتنے دور نکل جاتے کہ کوئی بھی آپ ﷺ کو دیکھ نہ پاتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 23** مٹی کے تین ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پانی استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِيءُ عَنْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالذَّازِمِيُّ ② (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رفع حاجت کے لئے جاؤ تو مٹی کے تین ڈھیلے ساتھ لے جاؤ۔ پانی کی جگہ یہی کافی ہیں۔ (یعنی تین ڈھیلوں سے مکمل طہارت حاصل ہو جائے گی جس کے بعد نماز پڑھنی جائز ہے) اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 24** استنجا اور وضو کے لئے الگ الگ برتن استعمال کرنے چاہئیں۔

**مسئلہ 25** استنجا کرنے کی بعد ہاتھ پاک کرنے کے لئے کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَى الْخَلَاءَ آتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرَةٍ أَوْ رُكْوَةٍ فَاسْتَجَبِي ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ آتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③ (صحیح)

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 2

② صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 31

③ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 35

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء کے لئے تشریف لاتے، تو میں آپ ﷺ کو پانی کا لوٹا یا چمڑے کی چھاگل لا کر دیتا۔ آپ ﷺ استنجا کرتے اور مٹی پر ہاتھ مل کر صاف کرتے۔ پھر میں آپ ﷺ کو دوسرے برتن میں پانی دیتا تو آپ ﷺ وضو فرماتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 26** رفع حاجت کے دوران بات کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبُولُ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے۔ ایک آدمی کا ادھر سے گزر ہوا تو اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 27** رفع حاجت کے بعد استنجا کر لینے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے وضو کرنا ضروری نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأَتَى بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: ((لِمَ؟ أَلِلصَّلَاةِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ رفع حاجت کے بعد تشریف لائے، تو کھانا لایا گیا، عرض کیا گیا ”آپ ﷺ (کھانے سے پہلے) وضو نہیں فرمائیں گے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 28** رفع حاجت سے طہارت حاصل کرنے کے بعد ہاتھوں کو مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ

① کتاب الحيض ، باب التيمم

② کتاب الحيض باب جواز اكل المحدثات الطعام .....

ذَلِكَ بِهَا الْحَائِطُ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غسل جنابت شروع کیا تو پہلے اپنے (بانیں) ہاتھ سے شرمگاہ کو دھویا پھر وہ ہاتھ دیوار پر رگڑا پھر اسے پانی سے دھویا پھر نماز کے وضو کی طرح کا وضو کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 29** کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے۔ البتہ بیماری یا تکلیف کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يُبُولُ إِلَّا جَالِسًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے، اس کی تصدیق مت کرو۔ کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے احمد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاسَى فَآتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَنَقَمَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَأَنْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فِحْنَتُهُ فَنَقَمْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ حَتَّى فَرَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ ایک دیوار کے پیچھے کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا، میں آپ ﷺ سے الگ ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اشارے سے مجھے اپنے پاس بلا یا (تاکہ پردہ ہو جائے) چنانچہ میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ آپ ﷺ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کھڑے ہونے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاؤں میں زخم تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے لئے بیٹھنا ممکن نہیں تھا یا بیٹھنے کے لئے مناسب جگہ نہیں تھی۔

① صحیح بخاری کتاب الغسل باب مسح اليد بالتراب لتكون انقى

② صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 29

③ کتاب الوضوء باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط

**مسئلہ 30** بیماری، بڑھا پاپا سردی کے باعث برتن میں پیشاب کرنا درست ہے۔

عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدْحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يُبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)  
حضرت امیمہ بنت رقیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی چار پائی کے نیچے ایک لکڑی کا پیالہ رکھا رہتا۔ جس میں آپ ﷺ رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

☆☆☆

## إِزَالَةُ النَّجَاسَةِ

### نجاست دور کرنے کے مسائل

**مسئلہ 31** غلاظت اور نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہئے۔  
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلْيَمْنِي لَطْهُورِهِ  
 وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَابِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ① (صحیح)  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ وضو اور کھانے کے لئے وایاں ہاتھ استعمال  
 کرتے۔ استنجا اور دوسری نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت  
 کیا ہے۔“

**مسئلہ 32** شیر خوار بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے  
 ، لیکن شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( بَوْلُ الْغُلَامِ الرُّضِيعِ يَنْضَحُ  
 وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ )) قَالَ قَتَادَةُ ﷺ: وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعَمَا غُسِلَ جَمِيعًا. رَوَاهُ  
 أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شیر خوار بچے کے  
 پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک بچے غلہ نہ کھائیں، جب کھانے لگیں گے تو دونوں کے پیشاب  
 دھوئے جائیں گے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

① صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول برقم الحدیث 26

② منقی الاخبار کتاب الطہارة باب نضح بول الغلام اذا لم یطعم

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِإِبْنِ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَبْرِهِ قَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ أَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئیں جب ابھی اناج نہیں کھاتا تھا۔ اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گود میں بیٹھایا، تو اس نے پیشاب کر دیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوپر پانی چھڑکنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ (یعنی اسے دھویا نہیں) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 33** کپڑے پر منی یا کوئی دوسری رطوبت لگ جائے تو اتنی جگہ پانی سے دھو کر نماز پڑھ لینی چاہئے خواہ نشان باقی رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ قُوبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ فِي قُوبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت دھودیتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کی نمی کپڑوں پر باقی ہوتی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ قُوبِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بَقْعَةً أَوْ بَقْعًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتیں، لیکن منی کا نشان یا نشانات کپڑے پر باقی رہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 34** اہل کتاب کے برتن دھوتے وقت یا دھونے کے بعد کلمہ شہادت وغیرہ پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 35** مجبوری کی حالت میں اہل کتاب کے برتن پانی سے دھو کر استعمال

① کتاب الطہارة باب حکم بول الطفل الرضيع  
 ② کتاب الوضوء ، باب غسل المنی و فرکھ  
 ③ کتاب الوضوء ، باب اذا غسل الجنابة فلم يذهب اثره

کرنے جائز ہیں۔

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَمْرُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ آبِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاعْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)

حضرت ابو ثعلبہ حسنی رضي الله عنه نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سفر کرنے والے لوگ ہیں، ہمارا گزر یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں پر ہوتا ہے اور ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن میسر نہیں آتا“ (اس بارے میں کیا حکم ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر اہل کتاب کے برتنوں کے علاوہ کوئی برتن نہ ملیں تو ان کو پانی سے دھولو اور ان میں کھاؤ پیو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 36 جوتوں سے لگی نجاست جوتوں کو مٹی پر رگڑنے سے دور ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 37 پانی کے علاوہ پاک مٹی بھی گندگی اور نجاست کو دور کرتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (( إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ فَلْيَنْظُرْ فِيهِمَا فَإِنْ رَأَى خَبْنًا فَلْيَمْسَحْهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيهِمَا )) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ (صحيح)

حضرت ابو سعید رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی مسجد میں آئے تو جوتے پلٹ کر دیکھ لے اگر جوتوں پر غلاظت لگی ہو تو انہیں زمین پر رگڑ کر صاف کرے پھر انہی جوتوں میں نماز پڑھ لے۔“ اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَدِيرَةً قَالَ: (( فَبَعْدَهَا طَرِيقٌ أَنْظَفُ مِنْهَا؟ )) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: (( فَهَذِهِ بِهَذِهِ )) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (صحيح)

بنو عبد الاشہل کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا ”ہمارے (گھر) اور مسجد کے درمیان

1 صحیح سنن الترمذی للالبانی، الجزء الاثنی عشر، رقم الحدیث 1184

2 منقی الاخبار، الجزء الاول، رقم الحدیث 44

3 صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 431

کچھ راستہ گندہ ہے“ (یعنی اگر جوتوں پر غلاہت لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے) آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا اس کے بعد صاف راستہ بھی ہے؟“ عورت نے عرض کیا ”ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا ”صاف راستہ گندے راستے کے اثرات ختم کر دیتا ہے۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 38** برتن دھوتے وقت یاد ہونے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 39** کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات دفعہ دھونا چاہئے۔ پہلی بار مٹی سے دھونے کا حکم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( طَهُوْرُ إِنْسَاءٍ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالتُّرَابِ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی دفعہ مٹی سے دھونا چاہئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 40** جنبی کو طہارت حاصل کرنے کے لئے پانی سے غسل کرنا چاہئے۔ پانی میسر نہ ہونے کی صورت میں مٹی سے تیمم کر کے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

**مسئلہ 41** کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے پانی سے دھو کر پاک کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 79 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

**مسئلہ 42** مردہ حلال جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُونَ شَاةَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا)) قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُطَهَّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْطُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ① (حسن)

حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دیکھا، قریش کے کچھ لوگ مری ہوئی بکری کو مرے ہوئے گدھے کی طرح کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر تم اس مری ہوئی بکری کا چمڑا اتار لیتے تو اچھا ہوتا“ لوگوں نے عرض کیا ”یہ مردار ہے“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”چمڑے کو پانی اور ٹیکری کی چھال پاک کر دیتے ہیں۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔  
وضاحت : پانی اور ٹیکری کی چھال سے کھال رنگنے کو باعث کہتے ہیں۔

مسئلہ 43 پیشاب کی نجاست پانی سے دور ہو جاتی ہے۔

مسئلہ 44 زمین خشک ہو کر خود بخود پاک ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ② قَالَ : قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعُوهُ وَهَرِيْقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبْسِرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعْسِرِينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی ﷺ میں ایک بدو نے پیشاب کر دیا لوگ اسے مارنے کو دوڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے کچھ نہ کہو اور اس کی پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو کیوں کہ تم مشکل پیدا کرنے کے لئے نہیں آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 45 پینے والی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکال دینے سے مکھی کی

نجاست دور ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ④ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيُطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَالْبَخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ①

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے پوری طرح ڈبو کر پھینک دینا چاہئے (اور مشروب پی لینا چاہئے) مکھی کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے پر میں بیماری ہے۔“ اسے احمد، بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*

## الْجَنَابَةُ

### جنابت کے مسائل ①

**مسئلہ 46** مرد اور عورت کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 104 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 47** عورت یا مرد کو احتلام ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 105 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 48** مذی آنے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ شرمگاہ دھو کر وضو کر لینا ہی کافی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحِي أَنُ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ ((يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①  
حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی شکایت تھی، میں بنی اکرمؑ سے مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس کرتا تھا، کیوں کہ آپؑ کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ میں نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہؐ سے مسئلہ دریافت کریں، چنانچہ حضرت مقداد بن اسودؓ نے آپؑ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ”علیؑ پیشاب کی جگہ دھو کر وضو کر لیا کریں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① احتلام یا جماع کی وجہ سے پیدا ہونے والی ناپاکی کو جنابت کہتے ہیں۔

② کتاب المحیض باب المذی

**مسئلہ 49** بیوی سے صحبت کرنے سے قبل یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَلَّهْمُ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَقْدَرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا“ ہم اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہیں یا اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد والدین کو اللہ تعالیٰ جو اولاد دے گا وہ شیطان کے شر سے ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 50** دوبارہ صحبت کرنے سے قبل وضو کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 51** غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر برتن میں ہاتھ ڈالنے چاہئیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 107 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 52** جنبی جس پانی میں ہاتھ ڈال دے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ

① صحیح مسلم کتاب النکاح باب ما يستحب ان يقوله عند الجماع

② کتاب حیض باب جواز نوم الجنب واستجاب الموضوع له .....

النَّبِيُّ ﷺ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے ایک ٹب کے پانی سے غسل جنابت کیا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، وضو یا غسل کرنے لگے تو بولیں ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حالت جنابت میں تھی۔“ (اور میں نے اس ٹب کے پانی سے غسل کیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا ”پانی جنبی نہیں ہوتا۔“ اسے حمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 53** حالت جنابت میں کسی سے مصافحہ کرنا، سلام دعا کرنا یا بات چیت کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنْبٌ فَأَنخَسَتْ مِنْهُ فَذَهَبَ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ))؟ قَالَ: كُنْتُ جُنْبًا فَكِرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کی کسی گلی میں ان کی نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی، اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے۔ چنانچہ وہ وہاں سے کھسک گئے، جا کر غسل کیا اور پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”ابو ہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے؟“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں حالت جنابت میں تھا، لہذا میں نے آپ ﷺ کے پاس اس حالت میں بیٹھنا اچھا نہ سمجھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”سبحان اللہ! مومن کسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 54** حالت جنابت میں کھانے پینے کے لئے ہاتھ دھونے کافی ہیں، البتہ وضو کرنا افضل ہے۔

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی، الجزء الاول رقم الحدیث 61

② کتاب الغسل باب عرق الجنب وان المسلم لا ینجس

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ. رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ ❶

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حالت جنابت میں کوئی چیز کھانا چاہتے، تو پہلے ہاتھ دھو لیتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کی طرح وضو کر لیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 55** جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے لیکن ٹھہر نہیں سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ جُنُبًا مُجْتَازًا. رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ❸

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حالت جنابت میں مسجد سے گزر جایا کرتے تھے۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 56** حالت جنابت میں زبانی اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 57** جنبی کو قرآن پاک پڑھنا یا پڑھانا منع ہے۔

**مسئلہ 58** پاک آدمی وضو کے بغیر قرآن مجید پڑھ سکتا ہے۔

❶ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، الجزء الاول رقم الحدیث 483

❷ کتاب الحيض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له

❸ متقی الاخبار، الجزء الاول رقم الحدیث 391

❹ کتاب الحيض باب ذكر الله تعالى في حال الجنابة

عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُقْرِءُ نَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)  
حضرت علی رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 59** جنبی سونے سے قبل غسل نہ کر سکے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عائشہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز کی طرح وضو فرمالتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 60** جنبی کے لئے وضو کر کے سونا افضل ہے لیکن نہ کرنے کی رخصت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ (( هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ )) (( نَعَمْ لِيَتَوَضَّأَ ثُمَّ لِيَنِمَّ حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضي الله عنه نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا ”کیا جنبی (غسل کے بغیر) سو سکتا ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں! وضو کر لے اور سو جائے پھر جب چاہے (اٹھ کر) غسل کر لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُجَنِّبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً حَتَّى يَقُومَ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَغْتَسِلُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ④

(صحیح)  
حضرت عائشہ رضي الله عنها فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں پانی کو ہاتھ لگائے بغیر سو جاتے، پھر اٹھ کر غسل فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

- ① کتاب الطہارة باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال.....
- ② کتاب الغسل باب الجنب يتوضأ ثم ينام
- ③ کتاب الحيض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له
- ④ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث 421

**مسئلہ 61** غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر طہارت حاصل کر کے وضو کرنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 107 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 62** جنابت مدت مسح ختم کر دیتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 63** غسل جنابت کے لئے پانی میسر نہ ہو تو غسل کی نیت سے کیا گیا تیمم ہی غسل جنابت کا کام دیتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

\*\*\*

## الْحَيْضُ وَالنَّفَاسُ

### حیض اور نفاس کے مسائل

**مسئلہ 64** حیض کے دنوں کی تعداد مقرر نہیں کسی ماہ کم کسی ماہ زیادہ دن ہو سکتے ہیں۔

**مسئلہ 65** حیض کی ابتداء ہر ماہ ایک ہی تاریخ پر ہونا ضروری نہیں کسی ماہ دیر سے اور کسی ماہ جلدی ابتداء ہو سکتی ہے۔

**مسئلہ 66** مدت حیض ہر خاتون کے لئے الگ الگ ہو سکتی ہے۔

**مسئلہ 67** حیض شروع ہونے اور ختم ہونے کی مدت عمر، آب و ہوا اور خواتین کے گھریلو حالات کے پیش نظر ہر ملک میں مختلف ہو سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (( إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرِكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَعْتَسِلِي )) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر لو۔“ (اور نماز پڑھو) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔  
وضاحت : حدیث شریف میں ”جب حیض آئے اور جب ختم ہو“ کے الفاظ سے یہ امر واضح ہے کہ نہ تو حیض شروع ہونے کا وقت مقرر ہے اور نہ ہی ایام حیض کی مدت مقرر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

**مسئلہ 68** حالت حیض میں عورت کا جسم اور کپڑے دونوں پاک ہوتے ہیں۔

① حیض کے لغوی معنی کسی چیز کا بہنا اور جاری ہونا ہے شرعی اصطلاح میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو خواتین کو ہر ماہ مقررہ اوقات میں کسی سبب کے بغیر از خود آتا ہے۔

نفاس وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچہ کی ولادت کے وقت اور اس کے بعد (کم و بیش چالیس روز تک) خارج ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ شریعت میں حیض اور نفاس کے احکام ایک جیسے ہیں۔

**مسئلہ 69** حائضہ کے ہاتھوں کا کھانا، حائضہ کا اپنے خاوند کا سر دھونا، خاوند کے سر میں کنگھی کرنا نیز حائضہ کا جوٹھا کھانا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ آنَاوَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي فَيْشَرِبُ وَأَعْرَقُ الْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ آنَاوَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی، آپ ﷺ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے منہ رکھ کر پیا ہوتا (اسی طرح) ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ سے کھاتے تھے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَعْمِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ ﷺ کا سر دھویا کرتی تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَكَبَّرُ فِي حُجْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے، حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْنِي إِلَى رَأْسِهِ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي فَأَرْجُلُ رَأْسِهِ وَأَنَا حَائِضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ④

① کتاب الحيض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها.....

② کتاب الحيض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها.....

③ کتاب الحيض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها.....

④ کتاب الحيض باب جواز غسل الحائض رأس زوجها.....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد میں بیٹھے بیٹھے) اپنا سر میرے نزدیک کرتے، جب کہ میں اپنے حجرے میں ہوتی اور آپ ﷺ کے سر میں حالت حیض میں بیٹھی کنگھی کر دیا کرتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 70** حیض کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا جائز ہے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبَايِسُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْأَزَارِ وَهِنَّ حَيْضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے بوس و کنار فرمایا کرتے، حالانکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 71** حالت حیض میں عورت سے نفرت کرنا یا کھانے پینے کا علیحدہ اہتمام کرنا ناجائز ہے۔

**مسئلہ 72** حائضہ سے صحبت کرنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ہاں کوئی عورت حائضہ ہو جاتی تو یہودی اس کے ساتھ نہ کھانا کھاتے تھے، نہ گھر میں رہتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لوگ آپ (ﷺ) سے حیض کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے وہ ایک بیماری کی حالت ہے۔ لہذا اس میں عورتوں سے علیحدہ رہیں۔ (یہ آیت نازل ہونے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حالت حیض میں صحبت کے علاوہ معمول کے سارے تعلقات قائم رکھو“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الحيض باب مباشرة الحائض فوق الأزار

② کتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها.....

**مسئلہ 73** حائضہ طواف کے علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرَفَ طَمَعْتُكَ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ (( مَا يَبْكِيكِ ؟ )) قُلْتُ : لَوِ دِدْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَمْ أَحِجَّ الْعَامَ ، قَالَ (( لَعَلَّكَ نَفَسْتِ ؟ )) قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : (( فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي )) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں حج کے ارادے سے نکلے، مقام سرف پر مجھے حیض شروع ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت رورہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”کیا بات ہے؟“ میں نے عرض کیا ”اگر میں اس سال حج کا ارادہ نہ کرتی تو اچھا ہوتا۔“ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”شاید تمہیں حیض آیا ہے۔“ میں نے عرض کیا ”ہاں!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کی بیٹیوں میں لکھ دی ہے۔ لہذا جب تک پاک نہ ہو جاؤ، بیت اللہ شریف کا طواف مت کرو۔ باقی سارے مناسک حج ادا کرتی رہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 74** حائضہ نماز پڑھ سکتی ہے، نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔

**مسئلہ 75** حیض شروع ہوتے ہی روزہ ختم ہو جاتا ہے، خواہ سورج غروب ہونے

سے ایک لمحہ پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

**مسئلہ 76** حیض کی وجہ سے روزہ ختم ہونے کے بعد کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس

روزہ کی قضا واجب ہوگی۔

**مسئلہ 77** حائضہ کے لئے روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ )) (( فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا )) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

① کتاب الحيض باب تقضى الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبیت

② کتاب الحيض باب ترك الحائض الصوم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا ایسا نہیں کہ جب عورت کو حیض آئے، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے، ہم نے کہا ”ہاں!“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورتوں کے دین میں کمی کی وجہ یہی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 78** اگر کوئی عورت رمضان میں فجر کی اذان سے پہلے حیض سے پاک ہو

جائے اور غسل کا وقت نہ ہو تو پہلے روزہ رکھ کر بعد میں غسل کر سکتی ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ لِيُصْبِحُ جُنْبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ إِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا (ہمارے سوال کے جواب میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح کرتے پھر (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے۔“ اس کے بعد ہم دونوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 79** کپڑے پر حیض کے خون کا داغ لگ جائے تو اتنی جگہ دھو کر اسی کپڑے

میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَعْسِلُهُ وَتَنْضِجُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے حیض کے خون سے آلودہ ہو جاتے، تو غسل کے بعد ہم خون کپڑے سے کھرچ ڈالتیں پھر وہ جگہ پانی سے دھو ڈالتیں اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک کر اس میں نماز پڑھ لیتیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الصوم باب اغتسال الصائم

② کتاب الحيض باب غسل دم الحيض

**مسئلہ 80** حائضہ کے لئے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں البتہ گزر سکتی ہے۔

**مسئلہ 81** حالت حیض میں جائے نماز کو ہاتھ لگانا، جائے نماز پر بیٹھنا، ذکر کرنا اور تسبیح و تہلیل نیز دعا وغیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ، قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( نَأْوِلُنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ )) قَالَتْ : فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ : (( إِنْ حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسجد میں جائے نماز لانے کا حکم دیا، میں نے عرض کیا ”میں تو حالت حیض میں ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحَيْضُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدَنَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعَوْتَهُمْ وَتَعْتَزِلَ الْحَيْضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پرہیزگار (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز عید اور دعا میں شرکت کریں البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حائضہ طواف کی علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کر سکتی ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 73

**مسئلہ 82** حیض کا خون نہ لگے تو حائضہ کے کپڑے پاک رہتے ہیں جنہیں دھوئے بغیر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

**مسئلہ 83** حائضہ کا دوپٹہ یا چادر اوڑھ کر دوسری عورت نماز پڑھ سکتی ہے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ . كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي فِي مِرْبَاطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ .

① کتاب الحيض باب جواز غسل الحائض راس زوجها

② اللؤلؤ والمرجان كتاب صلاة العيدين باب ذكر اباحه خروج النساء في العيدين الى المصلى

وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس چادر میں نماز پڑھتے، اسی چادر کا ایک حصہ مجھ پر اور ایک حصہ رسول اللہ ﷺ پر ہوتا اور میں حالت حیض میں ہوتی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 84** حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد اگر خاک یا زرد رنگ کا پانی خارج ہو تو دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطَّهْرِ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷

(صحیح)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد خاک یا زرد رنگ کے پانی کو ہم کوئی اہمیت نہیں دیتی تھیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 85** حیض سے پاکیزگی حاصل کرنے کے بعد بے جا عجلت اور بے جا تاخیر سے کام نہیں لینا چاہئے۔

**مسئلہ 86** غسل حیض میں تاخیر ہونے پر قضا نمازیں ادا کرنا چاہئیں۔

وَكُنَّ نِسَاءً يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالذُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ الْقِصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ الطَّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

خواتین رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ڈبیرہ میں روئی رکھ کر بھیجتیں جس میں ابھی کچھ زردی باقی ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ”جب تک صاف شفاف پانی نہ دیکھ لو اس وقت تک (طہارت حاصل کرنے کے لئے) جلدی سے کام نہ لیا کرو۔“ اس سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حیض سے طہارت حاصل کرنا ہوتی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الطہارة باب الحيض الفصل الاول

❷ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 300

❸ کتاب الحيض باب اقبال المحيض وادباره

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيُ وَلَوْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتْ الصَّلَاةَ أَعْظَمُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مستحاضہ (حسب عادت ایام کے بعد) غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی ایک گھڑی باقی ہو۔ جب عورت نماز ادا کر چکے تو پھر شوہر اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے کیونکہ نماز افضل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 87** حائضہ پاکیزگی کی حالت میں جس نماز کے اول یا آخر وقت میں سے ایک مکمل رکعت ادا کرنے کا وقت پالے۔ اسی وقت وہ نماز اسے ادا کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرُّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ )) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں شامل ہو جاؤ اور اس کو رکعت شمار نہ کرو البتہ جس نے ایک رکعت جماعت کے ساتھ پالی، اس نے پوری جماعت کا ثواب پالیا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نماز کا اول وقت پانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک عورت سورج غروب ہونے کے اتنی دیر بعد حائضہ ہوتی ہے کہ نماز مغرب کی ایک رکعت ادا کر سکے، اسے حیض ختم ہونے کے بعد اس نماز مغرب کی قضاء ادا کرنی چاہئے۔ آخر وقت پانے سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک عورت سورج طلوع ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہوتی ہے کہ وہ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ سکے تو اسے وہ نماز فجر ادا کرنی چاہئے۔

**مسئلہ 88** کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے اچھی طرح صاف کر کے اسی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

**مسئلہ 89** کپڑے سے حیض کا خون صاف کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

① کتاب الحيض باب اذا رات المستحاضة الطهر

② صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الاول رقم الحديث 792

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ  
إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ فَقَالَ: ((تَحْتَهُ ثُمَّ تَقْرُضُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ  
تَنْضَحُهُ ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا  
”اگر کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کیسے صاف کرے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پہلے  
اسے اچھی طرح کھرچے پھر اسے پانی سے مل کر دھوئے، اس کے بعد اس پر پانی چھڑکے اور پھر اسی میں نماز  
پڑھ لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 90** غسل سے پہلے حائضہ سے صحبت کرنا منع ہے خواہ ایام حیض کی مدت کم  
ہو یا زیادہ۔

**مسئلہ 91** دوران حیض صحبت کرنے کا کفارہ ایک دینار (4 گرام) سونا ہے جب کہ  
حیض ختم ہونے، لیکن غسل سے قبل صحبت کرنے کا کفارہ نصف  
دینار (2 گرام) سونا صدقہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ آتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي ذُبُرِهَا  
أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حائضہ سے صحبت کرے یا  
عورت سے دبر کے راستے سے صحبت کرے یا نجومی کے پاس (قسمت کا حال معلوم کرنے کے لئے)  
آئے، تو اس نے گویا محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْإِدْيِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ  
قَالَ ((يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

❶ صحیح مسلم کتاب الطہارة باب نجاسة الدم و كيفية غسله

❷ ابواب الطہارة باب ما جاء في كراهية اتیان الحائض

❸ صحیح سنن ابو داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 237

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل حیض سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا ”کہ وہ ایک دینار (4 گرام) یا نصف دینار (2 گرام) صدقہ کرے۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فِدِينَارًا وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فِنِصْفِ دِينَارٍ )) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب حائضہ کے خون کی رنگت سرخ ہو اور اس سے صحبت کی جائے تو ایک دینار صدقہ ہے، اگر خون کی رنگت زرد ہو تو (صحبت کرنے پر) نصف دینار صدقہ ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 92** حائضہ کو مسلسل قرآن پاک کی تلاوت کرنا منع ہے البتہ ایک ایک آیت توڑ کر پڑھ سکتی ہے۔

قَالَ ابْرَاهِيمُ رَحِمَهُ اللَّهُ : لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ آيَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②  
حضرت ابراہیم (مخفی) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حائضہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 93** حائضہ قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے اگر پکڑنا ضروری ہو تو کپڑے سے پکڑنا چاہئے۔

كَانَ أَبُو وَائِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ لَتَأْتِيَهُ بِالْمُضْصَفِ لَتُمْسِكُهُ بِعَلَاقَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ اپنی خادمہ کو حالت حیض میں ابو رزین رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور وہ قرآن مجید کا نیفہ پکڑ کر لادتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

① صحیح سنن الترمذی، للابانی الجزء الاول رقم الحدیث 118

② کتاب الحيض باب تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت

③ کتاب الحيض باب قراءة الرجل في حجر امراته امراته وهي حائض

**مسئلہ 94** شوہر کی اجازت سے حیض لانے یا حیض روکنے والی ادویات استعمال کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( لَا تَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ <sup>①</sup> ))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کی بغیر نفل روزے نہ رکھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 95** دوران حیض بیوی کو طلاق دینا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَرْءٌ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهَرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا فَبِئْسَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النَّسَاءُ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ <sup>②</sup>

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”عبداللہ سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کرے اور حیض سے پاک ہونے تک اسے اپنے پاس رکھے، پھر جب حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے، تب چاہے تو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے، چاہے تو اپنے پاس رکھے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا کہ عورت کو ان کی عدت پر طلاق دو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*

① کتاب النکاح باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا

② کتاب الطلاق باب قول الله تعالى يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن

③ طلاق کے مفصل مسائل کتاب النکاح والطلاق میں ملاحظہ فرمائیں۔

## الِاسْتِحَاضَةُ

### استحاضہ کے مسائل

**مسئلہ 96** جس خاتون کو استحاضہ سے پہلے ایام حیض معلوم ہوں (یعنی ہر ماہ کس

تاریخ کو شروع ہوتے ہیں اور کتنے دن رہتے ہیں) اسے گزشتہ عادت کے مطابق حیض کے ایام شمار کرنے چاہئیں اور باقی مدت میں استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

**مسئلہ 97** ایام حیض گزرنے کے بعد مستحاضہ کو غسل کر کے معمول کے مطابق نماز،

روزہ ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِي)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں مہینہ بھر پاک نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض کا نہیں۔ لہذا (حسب عادت) جب حیض شروع ہو تو نماز

① استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو بعض خواتین کو پورا مہینہ بغیر رکے مسلسل آتا رہتا ہے یا مہینہ میں صرف دو چار دن رک جائے، استحاضہ ایک

مرض ہے، اس مرض کی بیماریا خاتون کو مستحاضہ کہتے ہیں استحاضہ کے احکام حیض اور نفاس کے احکام سے الگ ہیں۔

② کتاب الحيض باب الاستحاضة

چھوڑ دو اور جب عادت کے برابر ون گزر جائیں تو خون دھولو اور نماز پڑھو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔  
**مسئلہ 98** جس خاتون کو استحاضہ سے پہلے حیض کے ایام معلوم نہ ہوں (یعنی حیض میں بے قاعدگی رہی ہو کبھی جلدی، کبھی دیر سے آتے رہے ہوں) اسے حیض اور استحاضہ کے خون کے رنگ میں فرق دیکھ کر حیض اور استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

**مسئلہ 99** مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ أَنَّهُمَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ (( إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ )) . زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ ① (حسن)  
 حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ”جب حیض کا خون ہو تو یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے۔ لہذا جب یہ ہو تو نماز نہ پڑھو لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لو کیونکہ یہ (استحاضہ کا خون) ایک رگ سے نکلتا ہے۔ اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 100** جس خاتون کے ایام حیض معلوم نہ ہوں اور جس کے حیض اور استحاضہ کے خون میں رنگ کا فرق بھی نہ پایا جاتا ہو اسے پہلی دفعہ حیض آنے کے دنوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے کے اس دن سے حیض کی ابتداء شمار کرنا چاہئے، جس دن پہلی مرتبہ حیض آیا تھا۔ مثلاً کسی خاتون کو پہلی دفعہ مہینہ کی ساتویں تاریخ کو حیض آنا شروع ہوا، تو اسے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنے کے لئے ساتویں دن سے حیض کے احکام پر

عمل کرنا شروع کرنا چاہئے۔

**مسئلہ 101** مذکورہ مستحاضہ کو اپنے جھسی خواتین (اپنے ملک، اپنے علاقہ، اپنی عمر، اپنے جتنے بچوں والی خواتین) کی عادت کو سامنے رکھتے ہوئے مدت حیض کا تعین چھ یا سات دن شمار کرنے کے بعد استحاضہ کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔

عَنْ حَمْدَةَ بِنْتِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأَخْبَرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَعْفَرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعْتَنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ؟ قَالَ ((أَنْعَثِ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((فَتَلْجَمِي)) قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتُجُّ نَجًّا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((سَامُرُكٍ بِأَمْرَيْنِ: أَيُّهُمَا صَنَعْتَ أَجْزَأَ عَنكَ فَإِنْ قَرِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ)) فَقَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحْبِصِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهَّرْتِ وَاسْتَنْقَاتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعَشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ وَكَذَلِكَ فَاغْتَسِلِي كَمَا تَحْبِصُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرُنَ لِمَيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطَهَّرِهِنَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت حمہ بنت جعفر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے کثرت سے مسلسل استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن زینب بنت جعفر رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ میں نے عرض کیا ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے استحاضہ کی بیماری ہے اور

خون بڑی کثرت سے مسلسل آتا ہے جس نے مجھے نماز، روزے سے روک رکھا ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہیں روئی استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں، کیونکہ وہ خون چوس لیتی ہے۔“ حضرت حنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”خون تو اس سے زیادہ ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”(روئی کے اوپر) لنگوٹ کس لیا کرو۔“ میں نے عرض کیا ”خون اس سے بھی زیادہ ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”(روئی کی جگہ) کیڑا استعمال کرو۔“ میں نے عرض کیا ”خون تو اس سے بھی زیادہ ہے، کثرت سے جاری رہتا ہے۔“ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان دونوں میں سے جس پر چاہو، عمل کرو۔ وہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور اگر دونوں پر عمل کرو تو تمہاری مرضی، استحاضہ شیطان کی ٹھوکریں سے ایک ٹھوکری ہے۔ جب کہ حیض تو تمہیں چھ یا سات دن ہی آتا ہے ان دونوں کا علم اللہ کے پاس ہے لہذا ان (چھ یا سات دنوں کے بعد) غسل کرو کہ اس غسل کی وجہ سے پاک صاف ہوگئی ہو تو تینیس یا چوبیس یوم نماز روزہ کرو۔ یہ تمہارے لئے کافی ہوگا اور پھر ہر ماہ اسی طرح کر لیا کرو۔ جیسا کہ حیض والی عورتیں حیض کے وقت کرتی ہیں اور پاک عورتیں پاکیزگی کے وقت کرتی ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 102** مستحاضہ غسل کرنے کے بعد تمام عبادات معمول کے مطابق ادا کر سکتی

ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِغْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ایک زوجہ حالت استحاضہ کے باوجود اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 103** غسل کرنے کے بعد مستحاضہ سے صحبت کرنا جائز ہے۔



عَنْ عِكْرَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : كَانَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَسْتَحَاضُ وَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ ❶

(صحیح)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا استحاضہ کی مریض تھیں اور ان کے شوہر (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے (غسل کر لینے کے بعد) محبت کیا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

+++

## الْغُسْلُ غسل کے مسائل

**مسئلہ 104** بیوی اور خاوند کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (( إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ )) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب میاں بیوی سے صحبت کرے، تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 105** عورت یا مرد کو احتلام ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرَأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ الْمَرَأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ )) فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ: وَهَلْ يَكُونُ هَذَا؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ (( نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشُّبُهَةُ إِنْ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضٌ وَمَاءَ الْمَرَأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيْهِمَا غَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشُّبُهَةُ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر عورت کو مرد کی طرح نیند میں احتلام ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورت کو غسل کرنا چاہئے۔“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے (یہ بات سن کر) شرم محسوس ہوئی اور میں نے رسول

اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا ”کیا عورت کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ ورنہ بچہ عورت کے مشابہ کیوں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا ”مرد کا نطفہ سفید اور گاڑھا ہوتا ہے جب کہ عورت کا نطفہ پتلا اور زرد ہوتا ہے۔ دونوں میں سے جو بھی غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔“

**مسئلہ 106** منی خارج ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسلا نمبر 155 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 107** غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہئیں پھر طہارت حاصل کر کے وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر نماز کی طرح وضو کرتے۔ (پھر غسل فرماتے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 108** غسل جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرَجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر نماز کی طرح کا وضو

① کتاب الحيض باب صفة غسل الجنابة

② صحيح مسلم كتاب الحيض باب صفة غسل الجنابة

کرتے اس کے بعد ہاتھ کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے تین لپ پانی سر پر ڈالتے اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 109** غسل جنابت میں پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچنا چاہئے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه أَنَّهُمْ اسْتَفْتَوْا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْتَشِرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتَّى يَبْلُغَ أَصُولَ الشَّعْرِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لِتَعْرِفَ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ عَرَفَاتٍ بِكُفَيْهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ <sup>①</sup>

حضرت ثوبان رضي الله عنه سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے نبی اکرم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”مرد اپنے سر کے بال کھولے اور انہیں دھوئے حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک جائے اور عورت کے لئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں بلکہ وہ اپنی دونوں ہتھیلیوں سے تین لپ اپنے سر میں ڈالے۔“ (پھر غسل مکمل کرے) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : نیل پالش یا کوئی دوسری ایسی چیز جو جسم تک پانی نہ پہنچے دے، دور کے بغیر غسل مکمل نہیں ہوتا۔

**مسئلہ 110** غسل جنابت کے لئے پانی میسر نہ ہو تو غسل کی نیت سے کیا ہوا تیمم ہی کافی ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصَابَتْ بِنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ ((عَلَيْكَ بِالصُّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ <sup>②</sup>

حضرت عمران بن حصین رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو الگ بیٹھا تھا اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے فلاں آدمی! تو نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟“ اس نے عرض کیا ”میں جنبی ہوں اور پانی میسر نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پاک مٹی سے تیمم کر لو، وہی (غسل جنابت اور وضو کے لئے) کافی ہے۔ اسے بخاری نے روایت

کیا ہے۔

**مسئلہ 111** حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (( ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسِلِي وَصَلِّي )) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض کا نہیں۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو جب ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز شروع کر دو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 112** استحاضہ کی مریض خاتون کو حسب عادت حیض کے ایام شمار کر کے غسل کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَتِي كَانَتْ تَحْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ شَكَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا (( اَمْكِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي )) فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور استحاضہ کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”حسب عادت ایام حیض میں نماز نہ پڑھو پھر ایام حیض ختم ہونے پر غسل کر لو“ چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 113** غسل حیض کا طریقہ درج ذیل ہے۔

① کتاب الحيض باب القبال المحيض وادباره

② کتاب الحيض باب المستحاضة وغسلها

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ؟ فَقَالَ (( تَأْخُذُ إِحْدَاكُنْ مَاءَ هَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلُكُهُ ذَلِكَ شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُنُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةَ مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا )) فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ اتَّطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ (( سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا )) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَبَعِينَ آثِرُ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ (( تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحَسِّنُ الطُّهُورَ أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُنُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ )) فَقَالَتْ : عَائِشَةُ : نِعَمَ النِّسَاءِ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَنْفَقَّهُنَّ فِي الدِّينِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے غسل حیض کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”پہلے پانی میں بیری کے پتے ڈال کر اچھی طرح حیض کے خون سے پاکی حاصل کر لو پھر سر پر پانی ڈالو۔ اور خوب اچھی طرح ملو تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر خوشبو لگی ہوئی روٹی کا پھاہالے کر اس سے پاکی کرو۔“ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا روٹی کے پھاہے سے پاکی کس طرح۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سبحان اللہ! پاکی کرو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آہستہ سے بتایا کہ حیض کی جگہ پر لگا دے۔ پھر اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”پہلے پانی سے اچھی طرح شرمگاہ دھونی چاہئے۔ پھر سر پر اچھی طرح پانی ڈال کر ملنا چاہئے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر پورے بدن پر پانی ڈالو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انصار کی عورتیں بھی کیا خوب عورتیں ہیں کہ دین کی بات پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 114** عورت کے سر کے بالوں کی جڑوں میں چوٹی کھولے بغیر پانی پہنچ سکے تو چوٹی کھولنا ضروری نہیں لیکن اگر نہ پہنچ سکے تو کھولنا ضروری ہے۔

عَبْنُ نَعْمٍ سَلِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَأَنَا قُضِي لِعُغْسِلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ (( لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَخْفِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ

حَيَاتٍ ثُمَّ تَفِيضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطَهَّرِينَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے سر پر چوٹی باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے لئے کھول لیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نہیں سر پر تین لپ ڈال لینا کافی ہے اور اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہا کر پاک ہو سکتی ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا وَكَانَتْ حَائِضًا (( انْقَضِيَ شَعْرُكَ وَاغْتَسَلِي )) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب وہ غسل حیض کرنے لگیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اپنے بال کھول لو اور غسل کر لو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 115** غسل حیض یا غسل جنابت یا عام غسل کے دوران کلمہ شہادت پڑھنا یا ایمان کی صفات پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 116** جمعہ کے روز غسل کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ )) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی نماز جمعہ کے لئے آئے، تو غسل کر کے آئے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 117** میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( مِنْ غُسَلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمَلِهِ الْوُضُوءُ )) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

❶ کتاب الحیض باب حکم صفائر المغتسلہ

❷ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 523

❸ اللؤلؤ والمرجان کتاب الجمعة رقم الحدیث 485

❹ صحیح الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 791

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو اٹھانے کے بعد وضو ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 118** غیر مسلم اگر اسلام قبول کرے تو اس پر غسل واجب ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ①

حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب وہ اسلام لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 119** غسل کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَّازِ فَصَعِدَ الْمُنْبَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (( إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيٌّ سِتِيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ )) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ② (صحیح)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھلے میدان میں برہنہ نہاتے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا ”اللہ عزوجل بڑا حوصلے والا اور شرم والا ہے۔ حجاب اور حیا کو پسند فرماتا ہے، لہذا جو کوئی غسل کرنا چاہے پردہ کر کے غسل کرے۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔“

**مسئلہ 120** عورت کے لئے کسی عورت کو اور مرد کے لئے کسی مرد کو غسل کرتے ہوئے دیکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: (( لَا تَنْظُرِ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ )) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③ (صحیح)

① صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 182

② صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 393

③ صحیح سنن ابن ماجه للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 538

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی عورت کسی عورت کا ستر نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کا ستر نہ دیکھے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 121** غسل یا وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خُمْسَةِ أَمْدَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے لئے ایک مد پانی (نصف لیٹر سے کچھ زائد) اور غسل کے لئے ایک صاع پانی (تقریباً ایک لیٹر) سے پانچ مد پانی (تقریباً تین لیٹر) تک استعمال کیا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 122** مسنون طریقے سے غسل کرنے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔



① صحیح مسلم کتاب الحيض باب القدر المستحب من الماء.....

② صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 417

## الْوُضُوءُ

### وضو کے مسائل

**مسئلہ 123** وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحَدَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی حدیثیں بیان کیں، جن میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بے وضو کی نماز قبول نہیں کرتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 124** وضو سے قبل ”بِسْمِ اللَّهِ“ پڑھنا ضروری ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ )) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے وضو سے پہلے ”بِسْمِ اللَّهِ“ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 125** وضو کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ آيَلَةٍ مِنْ عَدَنٍ ، لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الفَلَجِ ، وَأَخْلَى مِنَ العَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَا يَبِيتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْرِفْنَا يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : (( نَعَمْ لَكُمْ سِيمًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَّمِ تَرُدُّونَ عَلَيَّ غُرًّا مُتَحَجِّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

① کتاب الطہارۃ باب وجوب الطہارۃ للصلاة

② صحیح سنن الترمذی للابن ابی العزیز الجزء الاول رقم الحدیث 24

③ کتاب الطہارۃ باب استحباب طہارۃ الغرة.....

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ میرا حوض عدن اور ایلہ کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا ہے اس کا پانی برف سے زیادہ سفید شہد اور دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اس پر رکھے ہوئے برتن تعداد میں (آسمان کے) تاروں سے بھی زیادہ ہیں (قیامت کے روز) میں (دوسرے امت کے) لوگوں کو اس طرح اپنے حوض پر آنے سے روکوں گا جس طرح کوئی آدمی دوسرے آدمی کے اونٹوں کو اپنے حوض پر آنے سے روکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ ہم کو اس روز (دوسری امتوں کے لوگوں میں) پہچان لیں گے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں، وضو کے باعث تمہارے ہاتھ پاؤں اس قدر روشن اور چمکدار ہوں گے کہ ایسے نشان کسی دوسرے امت کے لوگوں کے لئے نہیں ہوں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 126** وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ حَمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرْتُمُ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اسی طرح بائیں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 127** وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ ”نَوَيْتُ أَنْ تَوَضَّأَ“ ادا کرنا سنت سے

ثابت نہیں۔

**مسئلہ 128** دوران وضو مختلف اعضاء دھوتے وقت مروجہ دعائیں پڑھنا سنت سے

## ثابت نہیں۔

**مسئلہ 129** وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسَبِّحُ الرَّسُولَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُحِثَ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ )) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُو ذَاوَدَ وَ التِّرْمِذِيُّ <sup>①</sup> وَ زَادَ التِّرْمِذِيُّ (( اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ )) <sup>②</sup>

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دعا پڑھے کہ [أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ] میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔“ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے درج ذیل کلمات کا اضافہ کیا ہے [اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ] ”اے اللہ! مجھے توبہ قبول کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے بنا۔“

**مسئلہ 130** وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 121 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 131** رسول اللہ ﷺ نے ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتِهِمْ بِالسُّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ )) رَوَاهُ مَالِكٌ وَ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ <sup>③</sup> (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر مجھے امت کی تکلیف کا اتنا سہ نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ اسے مالک احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

① صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء

② صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 47

③ صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 7

**مسئلہ 132** مسواک کرنے کی فضیلت۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَسْوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)) . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالِدَّارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ① (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔“ اسے شافعی، احمد، دارمی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 133** روزہ نہ ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا چاہئے۔

**مسئلہ 134** ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے۔

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْأَسْتِشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وضو اچھی طرح کر، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھا۔“ اسے ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 135** صرف چوتھائی سر کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 136** گردن کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

① صحیح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث 5

② صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الرابع رقم الحديث 129

③ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 27

**مسئلہ 137** سر کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رضي الله عنه فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ : مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضي الله عنه وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے۔ یعنی پہلے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک واپس لے آئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 138** سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے۔

**مسئلہ 139** کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ : ثُمَّ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنهما وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 140** پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے۔

عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے پیشانی کے بالوں، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الوضوء باب مسح الرأس كله

② صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث 99

③ كتاب الطهارة باب المسح على الناصية والمامة

**مسئلہ 141** وضو کر کے پہنے ہوئے جوتوں، موزوں اور جرابوں پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

**مسئلہ 142** مدت مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔

**مسئلہ 143** جنبی ہونا مدت مسح ختم کر دیتا ہے۔

عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَسَحَ عَلَى الْجُورَبَيْنِ وَالتَّلْعَيْنِ .  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ <sup>①</sup>

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَ لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَ بَوْلٍ وَ نَوْمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ <sup>②</sup>

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن رات موزے پہنے رکھنے کا حکم دیتے خواہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا نیند آئے البتہ جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے۔ اسے ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً لِلْمَقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ <sup>③</sup>

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزوں کے مسح کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 144** وضو کے اعضاء میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا وَ فِي قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْهُ الْمَاءُ

① صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 86

② صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 83

③ کتاب الطہارۃ باب الترویج فی المسح علی الخفین

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ارْجِعْ فَأَحْسِنِ وَضُوءَكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (صحیح)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں  
وضو کرنے کے بعد ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا ”واپس جا کر اچھی طرح وضو  
کر۔“ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ فَقَالَ: ((وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ  
مِنَ النَّارِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے (وضو  
میں) اپنی اڑھی نہیں دھوئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا ”(خشک) اڑھیوں کے لئے آگ کا عذاب  
ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 145** وضو یا غسل کے بعد پانی خشک کرنے کے لئے حسبِ خواہش تولیہ  
استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِرْقَةٌ يَنْسِفُ بِهَا بَعْدَ  
الْوُضُوءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے  
بعد بدن پونچھتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَتْ لَفَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اتَّيْتُهُ  
بِالْمَنْدِيلِ فَرَدَّهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ نبی  
اکرم ﷺ نے (غسل کے بعد) اپنے دونوں پاؤں (پھر) دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو

① صحیح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الاول رقم الحدیث 158

② کتاب الطہارۃ باب وجوب غسل الرجلین بکمالہما

③ کتاب الطہارۃ باب المندیل بعد الوضوء

④ کتاب الحيض باب صفة غسل الجنابة

(بدن پونچھنے کے لئے) تولیہ دیا تو آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 146** وضو کے اعضاء ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے جائز ہیں۔ اس سے

زائد دھونا گناہ ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ  
الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبُخَارِيُّ ②  
حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دو، دو مرتبہ اعضاء دھوئے۔ اسے احمد اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَحْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَ  
تَعَدَّى وَ ظَلَمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ③ (حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے اور فرمایا ”وضو کا طریقہ یہ ہے۔ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھوئے اس نے برا کیا، زیادتی کی اور ظلم کیا۔“ اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 147** ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ④

① صحیح بخاری کتاب الوضوء مرة مرة

② صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء مرتین مرتین

③ صحیح سنن ابن ماجہ للابانی الجزء الاول رقم الحدیث 339

④ کتاب الطہارة باب جواز الصلاة كلها بوضوء واحد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 148** وضو کرنے کے بعد بے مقصد باتیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہئیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكُنْ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ① ))

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں دے کر نہ چلے۔ کیونکہ وضو کے بعد آدمی حالت نماز میں ہوتا ہے۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 149** ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آجائے تو وضو یا تیمم نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر نیند کی وجہ سے جھک جاتے پھر وہ دوبارہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 150** محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 526

② صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 184

③ کتاب الحيض باب الدليل على ان من يقن الطهارة لم شك في الحدث فله ان يصلي بطهارته تلك

پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مجدد سے وضو کے لئے باہر نہ نکلے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 151** بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ①

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات کا بوسہ لیا کرتے تھے اور وضو کے بغیر (پہلے وضو سے ہی) نماز ادا فرمالیے۔ اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 152** آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ ((إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ)) قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ ((نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ”کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”چاہو تو کر لو نہ چاہو تو نہ کرو۔“ پھر اس نے سوال کیا ”کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔“ اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 153** کپڑے کی آڑ کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَقْضَى بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ ذُوْنَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ③

(صحیح)

① صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 85

② صحیح مسلم کتاب الحيض باب وضوء من لحوم الابل

③ الاوطار الجزء الاول رقم الحدیث 255

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے اپنا ہاتھ کپڑے کی آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 154** چکنائی والی چیز کھانے کے بعد کلی کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّمْضَمَّ وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسْمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی، پھر فرمایا ”اس میں چکنائٹ ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 155** مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ: (( مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنْ الْمَنْعِيِّ الْغُسْلُ )) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے بارے میں استفسار کیا، تو آپ ﷺ نے جواب دیا ”مذی خارج ہونے سے وضو کرنا چاہئے اور منی خارج ہونے سے غسل کرنا چاہئے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 156** مستقل بیماری کی وجہ سے مکمل پاکیزگی ممکن نہ ہو تو اسی حالت میں نماز

ادا کرنی چاہئے البتہ ایسی صورت میں ہر نماز کے لئے نیا وضو کریں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 98 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 157** ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

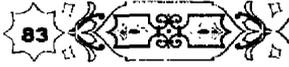
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ )) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

(صحیح)

① صحیح مسلم کتاب الحيض باب الوضوء مما مست الماء

② صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 99

③ صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحديث 64



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تک آواز نہ آئے یا  
ہوا خارج نہ ہو اس وقت تک دوبارہ وضو کرنا واجب نہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

## التَّيْمُمُ

### تیمم کے مسائل

**مسئلہ 158** پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہئے۔

**مسئلہ 159** وضو یا غسل یا وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے۔

**مسئلہ 160** دونوں ہاتھ دو مرتبہ مٹی والی جگہ پر مار کر پہلے منہ اور پھر دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لینے سے تیمم مکمل ہو جاتا ہے۔

عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَعْتُ فِي الصُّعِيدِ كَمَا تَمَرَعُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ (( إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هَكَذَا )) ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهَرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ①

حضرت عمار بن یاسر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایک کام سے بھیجا۔ مجھے احتلام ہو گیا اور پانی نہ ملا۔ میں تیمم کرنے کے لئے زمین پر جانوروں کی طرح لوٹا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس واپس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر مارا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کر لیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

**مسئلہ 161** بیماری کی وجہ سے تیمم کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي رَأْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

اللہ ﷻ ثُمَّ أَصَابَهُ إِحْتِلَامٌ فَأَمْرًا بِالْإِغْتِسَالِ فَأَغْتَسَلَ فَكُرُّ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : (( قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَوْلَمْ يَكُنْ شِفَاءَ الْعَمِيِّ السُّؤَالُ )) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ . ①

(حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی کو سر پر زخم ہو گیا پھر اسے احتلام کی شکایت ہوئی، لوگوں نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا اس نے غسل کیا تو اس کی تکلیف اور بڑھ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”لوگوں کو اللہ غارت کرے، انہوں نے اسے مار ڈالا، لاعلمی کا علاج مسئلہ دریافت کرنے میں ہے۔“ اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 162** شدید سردی کی وجہ سے بھی تیمم کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّهُ لَمَّا بُعِثَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ : اِخْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيدَةٍ الْبُرْدِ فَأَشْفَقْتُ إِنْ اغْتَسَلْتُ أَهْلِكَ فَتَيْمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : (( يَا عَمْرُو صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ ؟ )) فَقُلْتُ ذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴾ فَتَيْمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارُ قُطَيْبِيُّ ②

(صحیح)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگ سلاسل پر بھیجا گیا، تو راستے میں احتلام ہو گیا۔ رات شدید سرد تھی، غسل کرنے سے ہلاکت کا خوف تھا، چنانچہ میں نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑھا دی جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا ”اے عمرو! تم نے حالت جنابت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی۔“ میں نے عرض کیا ”مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آ گئی ”لوگو! اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اللہ تم پر بڑا ہی مہربان ہے۔“ (سورۃ النساء، آیت نمبر 29) اور میں نے تیمم کر کے نماز پڑھا دی۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور کچھ نہیں فرمایا۔ اسے احمد

① صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 464

② صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 323

، البوداؤد اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 163** پانی ملنے سے تیمم از خود ختم ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسِمْهَ بَشْرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ <sup>①</sup>)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ (پاک) مٹی مسلمان کو پاک کر دیتی ہے، خواہ دس سال تک پانی نہ ملے۔ لیکن جب مل جائے تو پھر پانی سے جسم دھونا چاہئے، پانی کا استعمال بہتر ہے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔  
وضاحت : تیمم کے باقی مسائل وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔

○○○

## مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

### متفرق مسائل

**مسئلہ 164** درندوں کی کھال کے کوٹ، کمبل، قالین، پرس یا جوتے وغیرہ استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ تِرْمِذِيُّ وَالِدَارِمِيُّ : أَنْ تَفْتَرَشَ ① (صحیح)

حضرت ابوالملیح بن اسامہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے حمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی اور دارمی نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔ آپ نے درندوں کی کھال نیچے بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

**مسئلہ 165** ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، اور موچھیں کترانا سنت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ )) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فطرت میں پانچ چیزیں شامل ہیں“ یا آپ ﷺ نے فرمایا ”پانچ چیزیں فطرت سے ہیں“ ① ختنہ کرنا ② زیر ناف بال صاف کرنا ③ ناخن کاٹنا ④ بغل کے بال صاف کرنا اور ⑤ موچھیں کترانا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 166** مسلمان مردوں اور عورتوں کو چالیس دن سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے۔

① صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 3480

② کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: وَقَّتْ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ وَتَنْفِ الْأَبِطِ وَخَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے سوچھ کترانے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی مدت چالیس دن مقرر کی گئی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 167**

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واڑھی رکھنے اور موچھیں صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللَّحْيَ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مشرکوں کی مخالفت کرو، واڑھی رکھو اور موچھیں صاف کراؤ۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 168**

سوکر اٹھنے کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھونے کے بعد کسی چیز کو ہاتھ لگانا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (( إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْأَنْاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَذْرَعِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ آدمی سوکر اٹھے تو جب تک اپنے ہاتھ تین مرتبہ نہ دھولے، برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ معلوم نہیں رات اس کا ہاتھ کس کس جگہ لگتا رہا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 169**

مسلمان کا پسینہ اور بال پاک ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطْعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطْعِ فَإِذَا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي

① کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ

② کتاب الطہارۃ باب خصال الفطرۃ

③ کتاب الطہارۃ باب کراہۃ غمس المعرضی وغیرہ یدہ المشکوک فی نجاستہا.....

قَارُورَةَ ثُمَّ جَعَلْتُهُ فِي سُكَّةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا بستر بچھا دیا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ اس پر دوپہر کو آرام فرمایا کرتے۔ جب رسول اللہ ﷺ جاگتے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پسینے اور بالوں کو ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور انہیں خوشبو میں ملا دیا کرتیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 170** نیند سے اٹھنے کے بعد منہ ہاتھ دھوئے بغیر یا وضو کے بغیر زبانی قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ذکر کرنا یا دعا وغیرہ مانگنا جائز ہے۔

عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ : فَاصْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاصْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت کریب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے، انہیں خود عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ انہوں (یعنی عبداللہ) نے ایک رات اپنی خالہ، ام المومنین حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نیکے کی چوڑائی کی طرف لیٹا اور رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی زچہ محترمہ سر ہانے کی لمبائی کی طرف سر رکھ کر لیٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کم و بیش آدھی رات تک سونے کے بعد اٹھے، اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر کر نیند کے آثار دور کئے، پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لنگی ہوئی پانی کی مشک کے پاس گئے اور خوب اطمینان سے وضو کر کے نماز پڑھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ : ((بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ

① کتاب الاستاذان باب من زار قوما فقال عندهم

② کتاب صلاة المسالرين باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل

وَآخِي، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: (( اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَآلِيْهِ  
النُّشُوْرُ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سونا چاہتے تو فرماتے بِاسْمِكَ..... يَا اللّٰه! میں تیرے نام کی برکت سے سوتا اور جاگتا ہوں۔ پھر جب نیند سے جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ..... اللّٰه کا شکر سے جس نے ہمیں سونے کے بعد جگا دیا اور ہم سب کو مرنے کے بعد اسی کے پاس جانا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 171** بچپن میں کسی وجہ سے ختنہ نہ ہوا ہو تو زندگی کے کسی بھی حصہ میں ختنہ کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ۞ (( اِخْتَنَ اِبْرَاهِيْمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ) وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقُدُوْمِ )) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیشہ (لکڑی پھیلنے کا اوزار) سے ختنہ کیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 172** سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ۞ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَبْلَ لِنَافِعِ مَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُخَلِّقُ بَعْضُ رَاسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو قزع سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (حدیث کے ایک راوی) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ”قزع کیا ہے؟“ انہوں نے کہا ”بچے کے سر کا ایک حصہ منڈوا دینا اور ایک حصہ چھوڑ دینا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



① کتاب بدعات باب ما يقول اذا تام

② کتاب الانبياء باب قول الله تعالى واتخا الله ابراهيم خليلا

③ صحيح بخاری كتاب اللباس باب القزع

## الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ

### ضعیف اور موضوع احادیث

① حَبْدًا السَّوَاكُ يَزِيدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً.

مسواک کا استعمال کیا ہی خوب ہے کہ آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو "الفوائد المجموعۃ" للشوکانی حدیث نمبر 20

② غَسَلَ الْإِنَاءَ وَطَهَرَ الْفَنَاءَ يُورِثَانِ الْغِنَى.

برتن کا دھونا اور صحن کی صفائی کرنا غنا کا سبب بنتے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 6

③ الْوُضُوءُ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً وَ مِنَ الْغَائِطِ مَرَّتَيْنِ وَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

پیشاب کے بعد ایک مرتبہ وضو کرنا چاہئے، قضائے حاجت کے بعد دو مرتبہ اور جنابت کے بعد تین

مرتبہ۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 27

④ الْمَضْمَضَةُ وَالْإِسْتِشْقَاقُ ثَلَاثًا فَرِيضَةٌ لِلْجُنُبِ.

تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا جنسی کے لئے فرض ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ حدیث نمبر 12

⑤ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ عَرَضًا وَيَشْرَبُ مَضًا

نبی اکرم ﷺ مسواک اوپر سے نیچے کے رخ کرتے اور پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 24

⑥ بَنِي الْمَدِينِ عَلَى النِّظَافَةِ

دین کی بنیاد صفائی پر ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 27

⑦ مَنِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ حَلَالًا أَغَطَاهُ اللَّهُ قَصْرًا مِنْ ذُرَّةِ بَيْضَاءَ وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ ثَوَابُ أَلْفِ شَهِيدٍ

جس نے اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے بعد غسل کیا اللہ تعالیٰ اس کو سفید موتیوں کے سواکل عطا کرے گا اور پانی کے ہر قطرے کے بدلے اس کے نامہ اعمال میں ہزار شہیدوں کا ثواب لکھا جائے گا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 15

⑧ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَاكَ قَالَ : (( اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِوَاكِي رِضَاكَ عَنِّيْ وَاَجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَّمَحِيْضًا وَّتَبِيْضًا وَجَهِيْ كَمَا تَبِيْضُ بِهٖ اَسْنَانِيْ ))

نبی اکرم ﷺ جب سواک کرتے تو فرماتے ”یا اللہ! میری سواک کو اپنی رضا کا باعث بنا اور اسے جسم کی طہارت اور گناہوں کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا اور میرے چہرے کو اس طرح روشن کر دے جس طرح میرے دانتوں کو روشن کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 36

⑨ يَا اَنَسُ اِذْنُ مَنِيْ اَعْلَمُكَ مَقَادِيْرَ الوُضُوْءِ فَذَنُوْتُ مِنْهُ فَلَمَّا غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَسْحَى قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَحْصِنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ فَلَمَّا تَمَضَّمْضَ وَاسْتَشَقَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَقِنِيْ حُجَّتِيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ رَايْحَةَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا غَسَلَ وَجْهَهُ قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُ الْوُجُوْهُ فَلَمَّا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ فَلَمَّا مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ تَغَشَّنَا بِرَحْمَتِكَ وَجَبَّنَا عَذَابَكَ . فَلَمَّا غَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ يَوْمَ تَزْوُلُ الْاَقْدَامُ

اے انس رضی اللہ عنہ میرے قریب آؤ میں تمہیں وضو کا طریقہ سکھاؤں میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو جب آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تو فرمایا ”بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ..... پھر استنجا کیا تو فرمایا ”اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرا کام آسان فرما۔“ جب آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا تو فرمایا ”اے اللہ! مجھے سیدھا راستہ دکھا اور جنت کی خوشبو سے محروم نہ

رکھ۔“ پھر جب آپ نے چہرہ دھویا تو فرمایا ”میرے چہرے کو منور فرمانا جس دن چہرے منور ہوں گے۔“ جب آپ نے دونوں بازو دھوئے تو فرمایا ”اے اللہ! مجھے میرے کتاب داہنے ہاتھ میں دینا۔“ جب سر کا مسح کیا تو فرمایا ”اے اللہ! مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لینا اور اپنے عذاب سے بچانا۔“ پھر جب آپ نے اپنے دونوں قدم دھوئے تو فرمایا ”اے اللہ! جس دن یہ قدم ڈگ گائیں گے میرے قدم ثابت رکھنا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 33

⑩ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ : دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : (( يَا عَلِيُّ اغْسِلِ الْمَوْتَى فَإِنَّهُ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا غُفِرَ لَهُ سَبْعُونَ مَغْفِرَةً لَوْ قُتِمَتْ مَغْفِرَةٌ مِنْهَا عَلَى الْخَلَاقِ لَوَسَعَتْهُمْ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَقُولُ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا ؟ قَالَ : يَقُولُ : غُفِرَ انْكَ يَا رَحْمَنُ ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْغُسْلِ .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا ”اے علی! مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ جو میت کو غسل دے گا اللہ اسے ستر مرتبہ معاف فرمائے گا اگر اس میں سے ایک مغفرت ساری دنیا میں تقسیم کر دی جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! جو شخص میت کو غسل دے وہ کیا پڑھے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ غسل سے فارغ ہونے تک غُفِرَ انْكَ يَا رَحْمَنُ پڑھتا رہے۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو ”الروضعات“ لابن جوزی جلد دوم کتاب الطہارۃ حدیث فی ثواب غسل میت۔

⑪ مَسْحُ الرَّقَبَةِ أَمَانٌ مِنَ الْعِلَالِ

گردن کا مسح کرنا خیانت سے بچاتا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو احادیث الضعیفہ والروضۃ حدیث نمبر 69

⑫ مَنْ أَحْدَثَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُصَلِّ فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يَدْعُ لِي فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ دَعَانِي فَلَمْ أَجِبْهُ فَقَدْ جَفَّائِي وَكُنْتُ بِرَبِّ جَانٍ ((

جس کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ وضو نہ کرے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے وضو کیا اور نماز نہ پڑھی اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا اور جس نے نماز پڑھی اور میرے لئے دعا نہ کی اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا، اور

جس نے دعا کی اور میں نے اس کا جواب نہ دیا تو میں نے اس پر ظلم کیا کیونکہ میرا رب ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 44

(13) (( إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَاشْرَبُوا مِمَّا شَرِبْتُمْ الْمَاءَ وَلَا تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ ))

جب وضو کرو تو آنکھیں خوب تر کرو اور اپنے ہاتھوں سے پانی کو نہ جھاڑو کیونکہ ہاتھ شیطان کے نکلے ہیں۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 903

(14) (( اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ كَأَسَا بِدِينَارٍ ))

جمعہ کے روز غسل کرو خواہ ایک دینار کے بدلے پیالہ بھر پانی لے کر ہی کرنا پڑے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ حدیث نمبر 158

(15) (( مِنْ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيْمَمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَّمُ لِلصَّلَاةِ الْآخِرَى ))

سنت یہ ہے کہ ایک تیمم سے صرف ایک ہی نماز ادا کی جائے اور دوسری نماز کے لئے دوبارہ تیمم کیا جائے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 423

(16) (( مَنْ بَاتَ عَلَى طَهَارَةٍ ثُمَّ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ شَهِيدًا ))

جو وضو کر کے سو یا پھر وہ اسی رات مر گیا وہ شہید ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ 629

(17) (( مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُقُقَهُ لَمْ يَغْلَلْ بِالْأَغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))

جس نے وضو میں گردن کا مسح کیا اسے قیامت کے دن زنجیروں کی سزا نہیں دی جائے گی۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 744

(18) مَنْ أَسْبَغَ الوُضوءَ فِي البُرْدِ الشَّدِيدِ كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ كِفْلَانٍ وَمَنْ أَسْبَغَ الوُضوءَ

فِي الحَرِّ الشَّدِيدِ كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ كِفْلٌ

جو شدید سردی میں وضو کرے اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور جو شدید گرمی میں وضو کرے اس کے لئے اکہرا اجر ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 840

⑲ (( مَنْ قَرَأَ فِي آثَرِ وَضُوءٍ : ﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾ مَرَّةً وَاحِدَةً كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ كُتِبَ فِي دِيْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثًا خَسِرَ مَعَ النَّبِيِّينَ ))

جس نے وضو کرنے کے بعد ”اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ.....“ ایک بار پڑھا وہ صدیقین میں سے ہو گیا اور جس نے دو بار پڑھا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا گیا اور جس نے تین بار پڑھا اس کا حشر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوگا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے بحوالہ سابق حدیث نمبر 1449

⑳ (( قَسُّوْا اَظْفَارَكُمْ ، وَاذْفِنُوْا قَلَامَتِكُمْ ، وَنَقُوْا بِرَاْجِمِكُمْ ، وَنَظَّفُوْا لِثَانِكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاسْتَاكُوْا ، وَلَا تَدْخُلُوْا عَلٰی قَحْزًا بَخْرًا ))

اپنے ناخن کاٹو اور کٹے ہوئے ناخن دفن کرو، اور اپنی انگلیوں کے جوڑ صاف کرو اور کھانے سے اپنے مسوڑھوں کو صاف کرو اور مسواک کرو اور مجھ سے پریشان پر آگندہ حال ملاقات نہ کرنا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ 1472

\*\*\*